Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
59
ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
49
شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

2 محرم۔ 1432 ہجری۔ 9 فتح 1389 ہش۔ 9 دسمبر 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے

.... ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ....

’’حتّی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دُعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے‘‘

(آسمانی فیصلہ اشتہار 30 دسمبر 1891 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-352)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا۔ جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت وتندرستی کے چار پائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چار پائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔ اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کیلئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آوں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کیلئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہوکر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہوجائیں خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جواں مردی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......‘‘

(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ 395-96)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور انکے ہم وغم دور فرما دے۔ اور انکی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل ورحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد انکا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین‘‘

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۴۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’سلسلہ بیعت میں داخل ہوکر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعال شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوسکیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۳۰۲)

❁❁❁❁❁❁❁❁

’’یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۱ صفحہ 440)

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ:

’’یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ 443)

❁❁❁❁❁❁❁❁

❁❁❁❁❁❁

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہمارے دھرم کا مطلب سلامتی اطاعت اور فرمانبرداری ہے

ہندسماچار 23 نومبر 2010ء میں مشہور کالم نویس جناب خوشونت سنگھ صاحب کا مضمون پڑھا جس میں جلی عنوان سے لکھا تھا'' آپ کے لئے آپ کے دھرم کا کیا مطلب ہے''

عنوان پڑھ کر مضمون کی طرف رغبت ہوئی اور سارا مضمون پڑھ لیا جس میں مضمون نگار نے لکھا:

''میرا سجھاؤ ہے کہ دھارمک تہواروں پر مندر مسجد گرجا گھر اور گوردواروں میں جانے اور پوجا پاٹھ کرنے کے بعد لوگوں کو تھوڑا وقت آدھے گھنٹے سے زیادہ نہیں اکیلے میں گذارنا چاہئے اور اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے میرے دھرم کا میرے لئے اصلی مطلب کیا ہے......؟ میں سِکھ دھرم کے تئیں اپنی سوچ کی تشریح کرتا ہوں میں ایک سکھ کے طور پر پیدا ہوا اور پرورش حاصل کی۔ میں نے اپنی روزمرہ کی ارداس سیکھی اور اسے دل سے بول سکتا تھا میں ارداس کرنے کے لئے گوردوارے جاتا تھا اور دھارمک جلوسوں میں بھی حصہ لیا کرتا تھا۔ میں سکول اور کالج میں کئی دنوں تک اس پر عمل کرتا رہتا تھا۔ لاہور میں سات سال رہنے اور منظور قادر سے نزدیکی سمبندھ ہونے کی وجہ سے میں نے سبھی دھرموں کی بہت سی باتوں پر سوالیہ نشان لگانا شروع کر دیا۔ وہ مسلمان تھے لیکن گھر یا مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتے تھے۔ یہاں تک کہ عید پر بھی نہیں، نہ ہی ان کے انکل سلیم یہ سب کرتے تھے۔ جو کئی سال تک بھارت کے ٹینس چیمپیین رہے اور ایک یورپین کی طرح رہنا پسند کرتے تھے۔ نا کہ مسلم نواب کی طرح۔ مسلمان ہونے کا مطلب ان کے لئے ایک دھرم میں جنم لینے کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ ان میں سے کسی نے بھی دھرم کو مدعا نہیں بنایا۔ میں نے بنایا۔ بھارت کو جب آزادی ملی میں نے اپنے آپ کو دھرم کی دقیانوسی باتوں سے آزاد کر لیا اور کھلے عام اپنے آپ کو ناستک قرار دے دیا۔

کہنا نہ ہوگا کہ کئی وجہ سے دھرموں میں میری دلچسپی کم نہیں ہوئی۔ میں نے سبھی دھرموں کے گرنتھوں کو پڑھا۔ اپنے دھرم کا بہت کچھ ترجمہ کیا اور امریکی یونیورسٹی جیسے کہ پرنسٹن، سوارتھ مور اور ہوائی میں دھرم پڑھایا۔ اس موضوع میں ابھی بھی میری دلچسپی ہے۔ گورونانک کے جنم دن 21 نومبر کو میں نے اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی۔ میں کتنا سکھ ہوں؟ اور جوابوں کی فہرست تیار کی حالانکہ میں اپنے کوئی دھارمک ریتی رواج نہیں مانتا سکھ سماج کے تئیں میرے اندر اپنے پن کا جذبہ ہے اس کے ساتھ جو بھی ہوتا ہے اس کا مجھ پر اثر ہوتا ہے اور میں اس کے بارے میں بولتا یا لکھتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم کہاں سے آئے اور موت کے بعد کہاں جائیں گے۔ یہ وقت برباد کرنے جیسا ہے۔ کسی کو ذرا سا بھی اندازہ نہیں ہے۔ ہمارا سروکار اس بات سے ہونا چاہئے کہ ہم اس دھرتی پر اپنی زندگی میں کیا کرتے ہیں ایک اردو شعر میں کیا خوب کہا ہے۔

حقائق ہستی سنی تو درمیاں سے سنی　　نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم

میں نے زندگی کے بارے میں جو کچھ سنا ہے وہ درمیان کی بات ہے۔ میں نہ تو اس کی شروعات جانتا ہوں اور نہ اختتام۔ میں نے اپنی سمجھ کے مطابق سکھ دھرم کو اپنایا ہے میں اس دھرم کے آدھار سچ کو مانتا ہوں جسے زندگی کے لئے ضروری سمجھتا ہوں جیسا کہ گورونانک نے کہا: سچھوں اُرے سبھو کواوپر سچ آچارو، سب سے اوپر ستیہ ہے ستیہ کے اوپر سچا بیوہار ہے۔ میں جھوٹ نہ بولنے کی بھرپور کوشش کرتا ہوں یہ جھوٹ بولنے سے زیادہ آسان ہے کیونکہ ایک جھوٹ کو ڈھکنے کے لئے دوسرے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ سچ بولنے کے لئے دماغ پر زور نہیں لگانا پڑتا۔

اپنی کمائی خود کرو اور اس میں سے کچھ دوسروں کو بانٹو۔ گورونانک نے کہا جو اپنے ہاتھوں سے کماتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے دے دیتا ہے، نانک کہتے ہیں اسے سچی راہ مل گئی ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ دوسروں کے جذبات کو چوٹ نہ پہنچے۔ اگر میں نے ایسا کیا بھی ہوتا ہے تو میں سال ختم ہونے سے پہلے معافی بھی مانگ لیتا ہوں۔ میں نے تو 'چڑھدی کلا' کا راستہ اپنایا ہے کہ ہمیشہ خوش رہا جائے۔ کبھی مرنے کی بات نہ کی جائے۔ اس پر غور کیجئے اور چلنے کی کوشش کیجئے۔

کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ میرا بڑھتا ہوا بہرہ پن شائد میرے لئے وردان بھی ہوسکتا ہے۔ یہ وردان دیوالی سے ایک ہفتہ پہلے اور دیوالی سے ایک ہفتے بعد محسوس ہوتا ہے۔ پہلے ہفتے میں لوگ پٹاخوں کی آزمائش کرتے ہیں۔ دیوالی کی رات کو وہ برائی کے خلاف لڑائی میں انہیں جلا دیتے ہیں۔ اس کے بعد ایک ہفتہ تک وہ بچے ہوئے پٹاخے پھوڑتے رہتے ہیں۔......''

ہر آدمی کسی نہ کسی مذہب پر چلتا ہے اور ہم جس مذہب کے پیروکار ہیں اس کا مطلب ہے سلامتی امن، اطاعت وفرمانبرداری۔ یعنی '' اسلام'' یہ سلامتی دیتا ہے ہر اس شخص کو جو اس کی طرف آئے اور سلامتی دیتا ہے ہر اس شخص کو جس کی طرف اس کا ماننے والا جائے۔ اسی لئے بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایک دوسرے کو سلامتی کا تحفہ دیا کرو یعنی جب آپس میں ملو تو ایک دوسرے کو السلام علیکم کہو یعنی سلامتی ہو تم پر اور تمہاری صحت وتندرستی رہے۔ اور تم بلاؤں اور دکھوں سے محفوظ رہو۔ میری طرف سے بھی تمہارے لئے سلامتی ہے۔ اس قسم کی دعا ایک دوسرے کو دینا مذہب اسلام کا ہی خاصہ ہے۔

ہمارا مذہب یعنی اسلام ایک فطری دین ہے، ہر اُس بات کے کرنے کا حکم دیتا ہے جس کا فطرت تقاضا کرتی ہے اور ہر اس کام سے منع کرتا ہے جسے فطرت ناپسند کرتی ہے اس لئے ہمارے مذہب کو جبراً اختیار نہیں کرنا پڑتا۔ اور ہر بچہ ہی فطرت پر پیدا ہوتا ہے اسکے والدین اور اس کا ماحول اس کو کسی بھی راستے کی طرف لے جاتے ہیں۔

پس ہمارے مذہب کا نام اسلام ہے اور اس کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور ہماری مذہبی کتاب کا نام قرآن مجید ہے جو بلاشبہ خدا کا کلام ہے۔

مضمون نگار نے اگر کسی کے غلط طریق کار یا مذہب پر عمل نہ کرنے سے اس کے دھرم پر سوالیہ نشان لگانا شروع کر دیا تو یہ ان کی ناسمجھی ہے۔ اگر کوئی اپنی کمزوری یا کوتاہی کی وجہ سے مذہب کی اصلیت سے دور جا پڑتا ہے تو اس میں مذہب کا کیا قصور......؟

ہمارا مذہب اسلام کوئی دقیانوسی باتوں پر مشتمل نہیں ہے بلکہ انسانی زندگی کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات اور لائحہ عمل دیتا ہے۔ ہر انسان کی دنیوی، اخروی، روحانی، جسمانی، اور اخلاقی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔ اور ان کی کامل نشوونما کے پورے سامان کرتا ہے۔ اور کوئی حصہ بھی تشنگی کا باقی نہیں چھوڑتا۔ بلکہ جیسے جیسے اس کی گہرائی میں اترتے جاتے ہیں ویسے ویسے رہنمائی کے لئے مزید راستے کھلتے جاتے ہیں اور خدا سے محبت کا تعلق اور پختہ ہوتا جاتا ہے۔ اسی لئے شروع ہی میں قرآن مجید دعوی کرتا ہے کہ یہ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یعنی خالق حقیقی سے ملنے کی آسان راہیں بتاتا ہے اور مخلوق کے جملہ حقوق کی رہنمائی کرتا ہے۔

اس کامل مذہب پر اس کے بانی نے عمل کرتے ہوئے دکھایا۔ اس میں کوئی ایسے ریتی رواج نہیں جن سے کسی پر بوجھ ہو۔ یا دوسروں کا کچھ حرج کرتے ہوں۔ نہ ہی کسی قسم کا شور وشرابہ، یا بے جا فضول خرچی ہے۔ اس کے پانچ بنیادی ارکان ہیں جن کا مختصر تذکرہ اس طرح ہے۔ (1) خدا کی وحدانیت کا اقرار (2) نماز پنجگانہ نہایت خاموشی اور عاجزی سے پاک صاف ہو کر ادا کی جاتی ہے۔ جس سے جسمانی اور روحانی طہارت حاصل ہوتی ہے۔ (3) روزہ یعنی مقررہ وقت تک کھانا نہ کھانا اور غربا کی بھوک کا خیال کرتے ہوئے صدقہ وخیرات کرنا۔ (4) زکوۃ، یعنی اپنی فضول خرچیوں بلکہ ضروریات سے بچا کر دوسروں کی مدد کرنے کے لئے اپنی حلال کمائی کو خرچ کرنا اور ہر طرح کی لغویات سے بچنا۔ (5) حج اگر استطاعت اور صحت ہو تو خانہ کعبہ کی زیارت کرنا اور مخصوص عبادت کا بجالانا۔

یہ تو ہیں عملی طور پر کرنے والے احکامات اس کے علاوہ اور امور ہیں جن کو ماننا ضروری ہے۔ اور وہ ارکان ایمان کہلاتے ہیں وہ یہ ہیں۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کو تمام صفات کا جامع اور تمام عیوب سے پاک ماننا۔ ۲۔ اللہ کے فرشتوں کو ماننا۔ ۳۔ اللہ کے تمام نبیوں کو خواہ کسی وقت کسی جگہ اور قوم میں آئے ہوں ماننا۔ ۴۔ خدا کی طرف سے آنے والی تمام الہامی کتابوں کو ماننا اگرچہ کہ اب سوائے قرآن مجید کے باقی سب میں تحریف وتبدل ہو چکا ہے۔ ۵۔ یوم آخر پر ایمان لانا۔ ۶۔ خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان لانا جو کہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور جس طرح چاہے اس کو جاری کرتا ہے۔

مضمون نگار کا یہ سمجھنا کہ ہم کہاں سے آئے اور موت کے بعد کہاں جائیں گے۔ یہ وقت برباد کرنے جیسا ہے کسی کو ذرا بھی اسکا اندازہ نہیں ہے، درست نہیں ہے ہماری مذہبی کتاب میں اس طرف یوں توجہ دلائی گئی ہے کہ: اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَا كُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَاتُرْجَعُوْنَ ...... ترجمہ: کیا تم نے خیال کر لیا ہے کہ ہم نے تم کو بے غرض پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف نہیں لوٹنے والے......؟

قرآن مجید میں انسانی تخلیق کی غرض اس کے خالق کی طرف سے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ یعنی میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، کے الفاظ میں بتائی گئی ہے۔ اور یہ کہ مرنے کے بعد اسی کے حضور حاضر ہونا اور اسکے احکامات کے متعلق جواب دینا ہے اور نافرمانی کی سزا اور اطاعت کی جزا کا وعدہ ہے۔ اور یہ کہ اس دھرتی پر جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ ضائع اور ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ہر عمل محفوظ ہو جاتا ہے اور مرنے کے بعد اس سب کا جواب دینا ہے۔ کائنات کے آغاز کا علم اور اس کا اختتام خدا کے ہاتھ میں ہے اس کا علم ہم حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ نہ ہم اس کے آغاز میں تھے اور نہ اختتام کا پتہ ہے۔ ہاں اس کے وعدے اور غرض پوری ہونے کے بعد ہی اختتام ہوگا۔

ہر مذہب سچائی کی تعلیم دیتا ہے اور یہی مذہب کی بنیاد ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ کوشش کرتا ہوں کہ دوسروں کے جذبات کو چوٹ نہ پہنچے اگر میں نے ایسا کیا بھی ہوتا ہے تو میں سال ختم ہونے سے پہلے معافی بھی مانگ لیتا ہوں۔ اس تعلق میں عرض ہے کہ جان بوجھ کر زیادتی کرنا تو قابل مواخذہ ہے ہی، انجانے میں بھی انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہمارا مذہب کہتا ہے کہ سال کے اختتام کا انتظار نہیں کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ شروع سال یا بیچ میں ہی بلاوا آجاوے۔ اس لئے ہر روز بلکہ دن میں کئی بار اور رات کو بھی اپنے گناہوں کی معافی مانگو ہر مسلمان پر دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اور ہر نماز میں کئی بار خدا سے معافی مانگی گئی ہے۔ اس لحاظ سے ہمارا مذہب ہر وقت گناہوں سے بچنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور اس کے باوجود معافی مانگنے کا حکم دیتا ہے۔

ہمارے مذہب کی عبادت میں کوئی ایسا حصہ بھی نہیں جس میں شور کی وجہ سے کسی کو کوئی پریشانی ہو بلکہ وہ ایسی تکلیف دہ رسوم سے پاک ہے۔ ہم کسی کمزوری اور تکلیف کو وردان نہیں سمجھتے بلکہ دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں صحت وعافیت عطا فرما اور اگر کوئی تکلیف ہماری کسی کوتاہی یا تیری حکمت کے باعث لاحق ہوگئی ہے تو اسے محض اپنے فضل سے دور فرمادے۔

مضمون کے اس حصہ تک ہم نے مضمون نگار خوشونت سنگھ کے اس حصہ مضمون پر قلم اٹھایا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اپنے آپ سے پوچھنا چاہئے کہ میرے دھرم کا میرے لئے اصلی مطلب کیا ہے؟ لیکن مضمون کے جس حصہ میں انہوں نے خود کو ناستک بتا کر بعض امور پر تبصرہ کیا ہے۔ اس تعلق میں انشاء اللہ آئندہ۔

باقی　　　　(قریشی محمد فضل اللہ)

خطبہ جمعہ

پاکستان بننے سے لے کر آج تک خلفائے احمدیت سیاستدانوں اور عوام کو اس طرف توجہ دلاتے رہے کہ ہمیشہ اس طبقہ سے ہوشیار رہو جو کسی بھی صورت میں مذہبی شدت پسندی کی طرف ملک کو لے جانا چاہتا ہے

جانتے بوجھتے ہوئے نام نہاد اسلام کے ٹھیکے داروں کو غیر ضروری اہمیت دے کر پاکستان میں لاقانونیت کے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں جو روز بروز بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

ہر احمدی کی ملک کے شہری کی حیثیت سے تو ملک کے سیاسی معاملات میں دلچسپی ہے، ہو سکتی ہے اور ہونی چاہئے۔ لیکن جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت یا خلافتِ احمدیہ کو کسی حکومت، کسی ملک کی حکومت پر قبضہ کرنے میں نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ یہ ہمارا مقصد ہے۔ ہاں جب بھی کسی بھی حکومتِ وقت کو ملک کی تعمیر و ترقی اور بقاء کے لئے مشوروں کی اور قربانیوں کی ضرورت ہوئی تو جماعت احمدیہ نے حصہ لیا اور حصہ لیتی ہے۔

ہمیں غلوّ اور فساد سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہم تو عاجزی اور پیار اور محبت کو پھیلانے والے ہیں۔

جماعت احمدیہ ہر آفت کے موقع پر بلا تخصیص مذہب، عقیدہ یا فرقہ بنی نوع انسان کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش ہوتی ہے۔

ہمارے ان اخلاق کو کوئی ظالم اور کسی بھی قسم کا ظلم ہم سے چھین نہیں سکتا۔ ہماری دعائیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن رنگ لائیں گی جب ظالم اور ظلم صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 8/اکتوبر 2010ء بمطابق 8/اخاء 1389 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔ (القصص:84)

وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّعُلُوًّا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۔(النمل:15)

یہ دو آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، ایک سورۃ قصص کی چوراسیویں آیت ہے اور دوسری سورۃ نمل کی پندرھویں آیت۔ پہلی آیت سورۃ قصص کی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو زمین میں نہ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد، اور انجام تو متقیوں کا ہی ہے۔

(دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے) اور انہوں نے ظلم اور سرکشی کرتے ہوئے ان کا انکار کر دیا حالانکہ ان کے دل ان پر یقین لا چکے تھے، پس دیکھ فساد کرنے والوں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔

نیکی اور بدی، عاجزی اور بڑائی، امن و محبت اور فتنہ و فساد، اطاعت اور بغاوت اور اس طرح کی بہت سی باتیں نیکی میں بھی اور برائیوں میں بھی ہمیں نظر آتی ہیں۔ ان میں ایک حصہ رحمان خدا کا پتہ دے کر اس سے تعلق جوڑنے والوں کی نشانی ہے تو دوسری شیطان کی گود میں گرنے والوں کا پتہ دیتی ہے۔ گویا یہ دو مخالف سمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ جن نیکیوں کے کرنے کا حکم دیتا ہے شیطان ان سے روکتا ہے۔ اور جن برائیوں سے خدا تعالیٰ روکتا ہے شیطان ان کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یہ نافرمانی شیطان کی سرشت میں ہے جس کو ایک جگہ خدا تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا (مریم:45) کہ شیطان یقیناً خدائے رحمان کا نافرمان ہے۔ اور شیطان کے پیچھے چلنے والے یقیناً خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آتے ہیں۔

یہ دو آیات جن کا ترجمہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ آپ نے تلاوت بھی سنی۔ ان میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر ہے۔ ایک وہ جو بڑائی اور فساد سے بچتے ہیں۔ یہ رحمان کے بندے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو ظلم اور فساد کرنے والے ہیں اور متکبر لوگ ہیں۔ یہ شیطان کے بندے ہیں۔ اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق اپنے بد انجام کو پہنچنے والے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک پاکستان میں (چونکہ بہت سارے پاکستانی اس وقت میرے سامنے ہیں دنیا میں اکثر جگہ پاکستانی غور سے خطبہ سنتے ہیں) اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ مسلمان اکثریت کا ملک ہے۔ یہ ملک آج ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں یرغمال بن چکا ہے جنہیں خدا تعالیٰ کے ان احکامات سے دُور کا بھی واسطہ نہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور جن باتوں کو کرنے سے روکا ہے وہ وہاں عام ہو رہی ہیں۔ وہ طبقہ آج سیاستدانوں کے سروں پر بھی سوار ہے۔ اور اس نے انتظامیہ کے کندھوں پر بیٹھ کر ان کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیا ہوا ہے۔ اور اس کا نتیجہ ہمیں ہر روز کی آگوں اور فسادوں اور قتل و غارت کی صورت میں نظر آ رہا ہے۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ پورا نظام ہی چاہے سیاستدان ہیں، انتظامیہ ہے یا کوئی اور ہے ان فسادیوں کے رنگ میں رنگین ہو چکا ہے۔ پاکستان بننے سے لے کر آج تک خلفائے احمدیت سیاستدانوں اور عوام کو اس طرف توجہ دلاتے رہے کہ ہمیشہ اس طبقہ سے ہوشیار رہو جو کسی بھی صورت میں مذہبی شدت پسندی کی طرف ملک کو لے جانا چاہتا ہے۔ عوام تو اپنی کم علمی اور معصومیت اور اسلام سے محبت کی وجہ سے ان شدت پسندوں کے دھوکوں میں آتے گئے۔ پھر غربت اور افلاس نے وہاں کے جو اکثر غریب لوگ ہیں ان کو سوچنے کا موقع نہیں دیا۔ اور سیاستدان اپنے مفادات کی خاطر مذہبی جبہ پوشوں سے معاہدے کرتے رہے یا ان کو اس حد تک آزادی دے دی کہ اب سیاستدانوں کے خیال میں بغیر ان کے ان کی سیاست چمک نہیں سکتی، وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہر پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ کسی نہ کسی مذہبی جبہ پوش کی حمایت کے بغیر اس کی بقا نہیں ہے۔ جانتے بوجھتے ہوئے نام نہاد اسلام کے ٹھیکے داروں کو غیر ضروری اہمیت دے کر پاکستان میں لاقانونیت کے حالات پیدا کر دیئے گئے ہیں جو روز بروز بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ سول (Civil) انتظامیہ ہے تو وہ مجبور ہے بلکہ اب تو ایسے خطرناک حالات ہیں کہ رینجرز جو کسی زمانے میں امن قائم کرنے کے لئے بڑی اہم سمجھی جاتی تھی اور فوج جو ہے ان کی بھی ان دہشت گرد اور شدت پسند تنظیموں کے سامنے جدید ہتھیاروں کے لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں۔ ان حالات میں ایک احمدی ہے جس کا دل بے چین ہوتا ہے کہ وہ ملک جسے ہم نے ہزاروں جانوں کی قربانی سے حاصل کیا تھا اس کا ان مفاد پرستوں اور خود غرضوں اور اسلام اور خدا کے نام پر ظلم و تعدی میں بڑھنے والوں نے یہ حال کر دیا ہے۔ گو ظاہری لحاظ سے باوجود کوشش کے احمدی اس ملک کو ظالموں سے نجات دلانے کے لئے کچھ نہیں کر سکتا۔ لیکن وطن کی محبت، ہر پاکستانی احمدی کی وطن کی محبت اس سے یہ ضرور تقاضا کرتی ہے اور یہ ہر پاکستانی احمدی کا فرض بھی ہے کہ ہم ملک کے لئے دعا کریں، کوشش کریں۔ چاہے جتنا بھی اہلِ وطن یا کم از کم اپنے آپ کو سب سے زیادہ ملک کا وفادار سمجھنے والے نام نہاد لوگ جتنا بھی ہم پر وطن دشمنی کا الزام لگا لیں، ہم پر ہر قسم کا ظلم بھی روا رکھیں، ہم نے وطن کی محبت کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے ملک کے لئے دعا کرتے رہنا ہے۔ اس ملک کو اب اس خوفناک صورتحال سے اگر کوئی چیز بچا سکتی ہے تو وہ احمدیوں کی دعائیں ہی ہیں۔ بیرونی دنیا کا محاذ بھی پاکستان کے خلاف سخت سے سخت تر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اندرونی طور پر بھی فتنہ و فساد، دہشت گردی اور قومی املاک اور وسائل کو آگیں لگا کر تباہ کر کے ملک کو کمزور تر کیا جا رہا ہے۔ یہ کون سی حب الوطنی ہے جس کو ہم ان شدت پسند تنظیموں کے رویے سے دیکھ رہے ہیں، ان کے عمل سے دیکھ رہے ہیں؟

بے شک اس وقت ہم یعنی احمدی پاکستان کے مظلوم ترین شہری ہیں جن کے ہر قسم کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سیاست اور حکومت سے تو ہمارا کوئی لینا دینا نہیں، کوئی واسطہ نہیں۔ یہ تو ان دنیاداروں کی کم

عقلی ہے اور وہم ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیونکہ ایک منظّم تنظیم ہے اس لئے شاید حکومت پر ایک وقت میں قبضہ کرنا چاہے گی۔ ہمیں نہ تو پاکستان کے حکومتی معاملات سے کوئی دلچسپی ہے اور نہ ہی دنیا کی کسی بھی ملک کی حکومت سے۔ ہاں کسی ملک کا شہری ہونے کی حیثیت سے ہم ملک سے وفا اور محبت کا تعلق بھی رکھتے ہیں۔ اور ہر ملک کے احمدی کو اپنے ملک کو دنیا کے ملکوں میں نمایاں طور پر دیکھنے کی خواہش بھی ہے۔ اور اس کے لئے وہ کوشش بھی کرتا ہے اور دعا بھی کرتا ہے اور کرنی چاہئے۔ اور ایک احمدی اپنی ذاتی حیثیت سے کسی بھی ملک کی سیاست میں یا کسی سیاسی پارٹی کے ساتھ جُڑ کر سیاست میں حصہ بھی لیتا ہے۔ دنیا کے کئی ملک ہیں جہاں احمدی اگر حکومتی پارٹی میں شامل ہو کر ملک کی بہتری کے لئے کردار ادا کر رہے ہیں تو غیر حکومتی یا حزبِ مخالف پارٹی جو ہے اس میں بھی شامل ہو کر ملک کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ پس ہر احمدی کی ملک کے شہری کی حیثیت سے تو ملک کے سیاسی معاملات میں دلچسپی ہے، ہو سکتی ہے اور ہونی چاہئے۔ لیکن جماعت احمدیہ کو بحیثیت جماعت یا خلافتِ احمدیہ کو کسی حکومت، کسی ملک کی حکومت پر قبضہ کرنے میں نہ کوئی دلچسپی ہے اور نہ یہ ہمارا مقصد ہے۔ کیونکہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق نے جو راہ دکھلائی ہے وہ مادی ملکوں کے حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ روحانی بادشاہت کے حصول کے لئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا تاج ہے جس کا حصول ہمارا مقصود ہے۔ ہاں جب بھی کسی بھی حکومتِ وقت کو ملک کی تعمیر و ترقی اور بقاء کے لئے مشوروں کی اور قربانیوں کی ضرورت ہوئی تو جماعت احمدیہ نے حصہ لیا اور حصہ لیتی ہے۔ پس ہم احمدی تو وہ ہیں جو پاکستان میں انفرادی طور پر بھی اور من حیث الجماعت بھی تمام قسم کے ظلم سہنے کے باوجود اپنے ہم وطنوں اور اپنے ملک کو پریشانی اور مشکل کی حالت میں دیکھتے ہیں تو بے چین ہو جاتے ہیں۔ ہماری بے چینی حکومتوں کے لئے نہیں، ہماری بے چینی ملک کی بقا کے لئے ہے۔ ہماری بے چینی ملک کے عوام کے لئے ہے۔ اور ہم یہ کوشش کرتے ہیں بلکہ جہاں تک وسائل اجازت دیتے ہیں دنیا میں پھر کر بھی ملک کو کسی بھی قسم کی مشکل سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ عمل ہماری اس تعلیم کی وجہ سے ہیں جو ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی ہے۔ یہ عمل ہمارے اس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کی وجہ سے ہیں جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اور جس کی خدا تعالیٰ نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ یہی وہ میرا پیارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے اُسوہ پر چلنا خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے فرض قرار دے دیا ہے۔ اور جو اُسوہ اس محسنِ انسانیت اور رحمۃ للعالمین نے پیش کیا وہ یہ ہے کہ اپنے دکھوں کو بھول کر انسانیت کی خدمت کرو۔ کسی اجر کے لئے نہیں بلکہ احسان کے جذبات کے تحت، پیار کے جذبات کے تحت، اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی کے جذبات کے تحت کہ تمہارے ہم وطن بھی تمہارے قرابت دار ہیں۔ دکھ تو اگر غیروں کو بھی پہنچے تو جو نیک فطرت لوگ ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے، بے چین ہو جاتے ہیں۔ تو یہ تو ہمارے اپنے ہیں اور جو ہمارے اپنوں کو دکھ اور مصیبت اور تکلیف پہنچے تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں بے چین نہ کرے۔ پس ہمیں علوّ اور فساد سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم تو عاجزی اور پیار اور محبت کو پھیلانے والے ہیں۔ ہم تو اس نبی کے ماننے والے ہیں جو دنیا کو خدا سے دور دیکھ کر بے چین ہو جاتا تھا کہ یہ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے سزاوار نہ ٹھہر جائیں۔ جو اپنی راتیں اس غم میں ہلکان کرتا تھا کہ لوگ خدا کو بھول کر تباہی کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔ جس کے اس درد کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا تھا کہ لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (الشعراء:4) شاید تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال لے گا کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ پس ہمیں اپنے آقا و مولیٰ کی اُمّت سے منسوب ہونے والوں سے ہمدردی ہے۔ اس بات کا درد ہے اور اس کے لئے ہماری کوشش ہے کہ یہ لوگ آپؐ کے پیغام کو سمجھ کر آپ کے مسیح و مہدی کو مان لیں تا کہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی آفات اور عذاب سے بچ جائیں اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے مَیں مختلف وقتوں میں خطبات میں بھی، تقریروں میں بھی بتا رہا ہوں کہ زلازل اور طوفان اور آفات گزشتہ ایک سو سال سے شدت اختیار کر گئے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی تائید کا ثبوت ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ یہ زلازل اور آفات اور طوفان میری تائید میں آئیں گے۔ آپ کی زندگی میں بھی آئے اور آج تک یہ الٰہی تائیدات کا دور چلتا چلا جا رہا ہے۔ باقی دنیا کی طرح پاکستان میں بھی ان آفات سے جو نقصان ہو رہا ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ بلکہ اقوامِ متحدہ کے صدر جو دورے پر وہاں گئے تھے ان کی ایک رپورٹ کے مطابق حالیہ سیلاب کی تباہی کئی سُونامیوں سے بڑھ کر ہے۔ ہر احمدی جانتا ہے کہ یہ آسمانی اور زمینی آفات جو دنیا میں آ رہی ہیں اور ہو رہی ہیں مسیح موعود کی تائید میں ہیں۔ کاش کہ دنیا اس کو سمجھ جائے۔ یہ عذاب جو دنیا میں آتے ہیں یہ ہمیں بے چین بھی کر دیتے ہیں کہ اگر دنیا نے خدا تعالیٰ کے اشاروں کو نہ سمجھا تو بڑی تباہی بھی آ سکتی ہے۔ اور اس بے چینی میں پھر ہمارا رُخ اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف ہوتا ہے۔ اپنے اللہ کی طرف ہوتا ہے جو دنیا کی اصلاح کے لئے اپنے پیاروں کو مبعوث فرماتا ہے۔ دنیا کو بچانے کے لئے اپنے فرستادوں کو بھیجتا ہے۔

پاکستانی اخباروں اور میڈیا میں بھی یہ شور ہے کہ یہ خدائی عذاب ہے یا کیا ہے؟ ان کے دینی رہنما کہتے ہیں کہ یہ عذاب نہیں ہو سکتا کیونکہ عذاب خدا تعالیٰ کے نبیوں کے ساتھ آتا ہے۔ مگر خدا کے لئے ہماری بات بھی سنو۔ مسیح موعود کی بات بھی سنو۔ خدا تعالیٰ کے مسیح کا پیغام گزشتہ سو سال سے تمہیں ہوشیار کر رہا ہے۔ ہر آفت جو دنیا میں آتی ہے ہمیں بے چین کرتی ہے کہ یہ آئندہ کسی بڑی آفت کا پیش خیمہ نہ ہو۔

جہاں تک آفات میں جماعت احمدیہ کا اہلِ وطن کی خدمت کا سوال ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا ہم ہر طرح مدد کرتے ہیں، ان حالیہ سیلابوں کی تباہ کاریوں میں بھی جماعت احمدیہ نے مختلف ممالک میں پاکستانی سفارتکاروں کے ذریعہ سے انفرادی بھی اور جماعتی طور پر بھی رقمیں اکٹھی کر کے بھیجی ہیں۔ ملک کے اندر بھی، پاکستان میں بھی مخیّر حضرات نے، احبابِ جماعت نے رقم کے ذریعہ بھی، سامان کے ذریعے بھی مدد کی ہے۔ اور ہمارے volunteers نے بھی لوگوں کو نکالنے میں، محفوظ مقامات پر پہنچانے میں، خوراک مہیا کرنے میں کام کیا ہے۔ بلکہ ایک موقع پر ہماری ٹیموں کا ایدھی صاحب جو وہاں کا بہت بڑا ٹرسٹ چلاتے ہیں، ان سے سامنا ہو گیا۔ ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے دیکھا ہے کہ قادیانی مدد کے لئے سب سے پہلے پہنچتے ہیں۔

اگر ہماری ٹیموں نے احمدیوں کو سیلاب میں گھرے ہوئے علاقوں سے نکالا ہے تو غیر از جماعت کی بھی بلا تفریق مذہب، عقیدہ، فرقہ خدمت کی ہے۔ پھر Humanity First کے ذریعے سے بھی خدمت کی ہے اور ہو رہی ہے۔ اور اب Humanity First نے ان سیلاب زدہ علاقوں کے لئے ایک ملین ڈالر مزید امداد کے لئے ارادہ کیا ہے۔ وہاں بحالی کے جو کام ہیں اس میں مدد دے گی۔ اور بلا تخصیص مذہب ہم یہ خدمت کر رہے ہیں اور کرتے رہے ہیں۔ اور پھر ہم یہ بھی نہیں بتاتے کہ ہم احمدی ہیں۔ خاموشی سے خدمت کر رہے ہیں اس لئے کہ کہیں کوئی فتنہ پرداز فتنہ نہ کھڑا کر دے اور اس فتنہ کی وجہ سے غریبوں کو مدد لینے سے محروم کر دے۔

لیکن ان نام نہاد مذہب کے ٹھیکے داروں کا رویہ کیا ہے؟ جو اپنے آپ کو اسلام کا نمائندہ سمجھتے ہیں ان کا رویہ کیا ہے؟ ایک جگہ جب پتہ چلا کہ وہاں دریا کے علاقہ کے کچھ خاندان جو ڈیرہ غازی خان کے ریموٹ علاقہ میں رہتے تھے۔ وہ وہاں سے جو دریا کے قریب ہو گا اٹھ کے آئے۔ بہر حال جب سیلاب آیا تو احمدی بھی متاثر ہوئے تو جو خاندان وہاں سے اٹھ کے آئے ان لوگوں کو جب یہ پتہ لگا تو ان احمدی خاندانوں کو انہوں نے خوراک وغیرہ تو کیا دینی تھی، وہ تو ہم نے خود ہی انتظام کر دیا تھا، جو سکول میں shelter ملا ہوا تھا وہاں سے بھی ان لوگوں کو نکال دیا گیا کہ یہ قادیانی ہیں یہاں نہیں رہ سکتے۔

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے سنبھالا ہے اور جماعت ان کو بے سہارا نہیں چھوڑتی بلکہ خدا تعالیٰ احمدی کو بے سہارا نہیں چھوڑتا۔ ان کا انتظام تو ہو گیا لیکن ان لوگوں کی بد فطرتی کا پتہ چل گیا جو اپنے آپ کو اسلام کا نمائندہ کہتے ہیں کہ خدا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ان لوگوں نے کس بدفطرتی کا ثبوت دیا ہے اور دیتے ہیں۔

یہ طوفان اور سیلاب لاہور میں ہماری مساجد کے واقعہ کے بعد آئے جہاں ظلم و بربریت کی ہولی کھیلی گئی۔ اس تناظر میں اگر دیکھیں تو جماعت احمدیہ کا بلند کردار مزید نکھر کر سامنے آتا ہے کہ باوجود یہ سب ظلم سہنے کے جماعت اپنے ہم وطنوں کو پریشان دیکھ کر فوراً مدد کے لئے آگے آئی۔ جماعت کے افراد کی قربانی کی قدر اور بھی بڑھتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسجدوں میں ہمارے شہید ہونے والوں کے گھروں میں اس وقت جب ابھی ان کے گھروں سے جنازے بھی نہیں اٹھے تھے محلے والوں کی طرف سے بعض جگہ مٹھائی پہنچی کہ لو اپنے شہیدوں کی خوشی میں مٹھائی کھاؤ۔ اس سے بڑا مذہبی اور اخلاقی دیوالیہ پن کا اور کیا اظہار ہو سکتا ہے یا ہو گا جو قوم کے بعض لوگوں کا مولوی نے کر دیا ہے۔ بالکل دیوالیہ کر دیا ہے۔ اور پھر محلے کے بچے بعض جگہ احمدی بچوں کو کہتے ہیں کہ انہیں گٹروں میں پھینکنا ہے کیونکہ یہی ان کا مقام ہے، یہی ان کی جگہ ہے۔ جس کی وجہ سے بعض گھرانوں کو اپنے گھر بھی تبدیل کرنے پڑے۔ لیکن احمدی کا بلند کردار پہلے سے بھی بڑھ کر ان حالات میں اپنی شان اور چمک دکھاتا ہے۔ جب خوراک اور مختلف اشیاء بلکہ دوائیوں اور تعمیراتی کاموں کے لئے جماعت خدمات پیش کرتی ہے تو بغیر یہ دیکھے کہ کون کس وقت کس قسم کی دشمنی کرتا رہا ہے، بلا تخصیص ہر ایک کی مدد کے لئے گئی ہے اور مدد پہنچائی ہے۔

پس یہ ہے وہ حقیقی اسلام کی تصویر جو آج جماعت احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ یہ اسوہ رسول پر چلنے کا اظہار ہے۔ پس جماعت احمدیہ تو ’’گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو‘‘ کے حکم پر عمل کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کرتی چلی جائے گی۔ یہ مخالفانہ حالات صرف پاکستان میں نہیں ہیں بلکہ دنیا کے کسی بھی خطے میں جب احمدیوں پر ظلم ہوتا ہے تو جماعت وہاں بھی جب وقت پڑے تو اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتی ہے۔

گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں پھر ایک جگہ جماعت کی مسجد کو اور احمدیوں کے پانچ چھ گھروں اور کاروں وغیرہ کو، ایک دو کاریں تھیں یا موٹر سائیکل تھے، ان کو آگ لگائی گئی۔ لیکن جماعت نے وہاں بھی جب طوفان کی صورت میں ان کو ضرورت پڑی، ان کی مدد کی۔ انڈونیشیا میں کم از کم بہت سارے غیر از جماعت پڑھے لکھے لوگوں میں یہ شرافت ہے اور جرأت بھی ہے کہ مسجدوں اور گھروں کو جلانے والوں کی کافی سیاستدانوں نے اور بڑے لیڈروں نے مذمت کی ہے بلکہ عبدالواحد جو سابق صدر مملکت تھے، ان کی بیگم افسوس کے لئے جماعت کے گھروں میں بھی گئی۔ ان لوگوں کے پاس گئی جن کا نقصان ہوا تھا۔ کاش کہ ہمارے پاکستانی لیڈروں کی آنکھیں بھی کھلیں اور سیاسی قدروں اور اخلاق کو وہ جاننے والے بنیں۔ بہر حال احمدی تو ہر حال میں دنیا کو ہلاکت سے بچانے کے لئے کوشش کرتا ہے اور اس نے کوشش کرنی ہے۔ زمانہ کے امام کا پیغام پہنچا کر بھی اور دعاؤں میں خاص توجہ دے کر بھی ہم نے اپنی کوشش کو جاری رکھنا ہے۔ اور ہمارے ان اخلاق کو کوئی ظالم اور کسی بھی قسم کا ظلم ہم سے چھین نہیں

سکتا۔ ہماری دعائیں انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن رنگ لائیں گی جب ظالم اور ظلم صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر شخص کو اور ہر ملک کو ظالم اور ظلم سے پاک کردے۔

ہمارا یہ کام نہیں کہ دنیا میں فتنہ وفساد پیدا کر کے اپنے حقوق کے لئے جنگ لڑیں۔ ہمارے پر ظلم دین کی وجہ سے ہو رہے ہیں اس کے علاوہ تو اور کوئی وجہ نہیں۔ اور دین کی خاطر لڑائیوں سے ہمیں اب زمانے کے امام نے روک دیا ہے۔ دعا ایک ہتھیار ہے اور بہت بڑا ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہونی ہے اور ہو گی۔ ہمارا اصل مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ جس کے لئے نیکیاں تو بجالائی جاتی ہیں لیکن فتنہ وفساد اور علوّ سے کام نہیں لیا جاتا۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا (القصص:84) یعنی یہ آخرت کا گھر ہے جسے ہم ان لوگوں کے لئے بناتے ہیں جو نہ تو زمین میں اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور نہ ہی فساد کرتے ہیں۔ پس جب ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے آخرت پر یقین رکھنے والوں میں شامل کیا ہے تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کسی بھی قسم کے علوّ اور فساد سے ہم کام لیں، قانون کو اپنے ہاتھوں میں لیں۔ انسانیت کی خدمت سے انکار کر دیں۔ دوسروں کو ذلیل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ تقویٰ کے خلاف ہے اور تقویٰ ہی ایک مومن کا مقصود ہے اور ہونا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (القصص:84) یعنی آخری انجام متقیوں کا ہی ہے۔ فساد کرنے والوں کا نہیں۔ ہر مذہب کے ماننے والے مخالفین کے حملوں اور زیادتیوں اور ظلموں کی وجہ سے یہی سمجھتے رہے۔ بعض دفعہ ایسے حالات آئے کہ سمجھنے لگے کہ ہم اب ختم ہوئے کہ اب ختم ہوئے۔ اور بعض دفعہ جب امتحان اور ابتلا لمبا ہو جائے تو بعض سمجھتے ہیں کہ اب ہمیں بھی دنیاداری کے داؤ پیچ استعمال کرنے چاہئیں لیکن الٰہی جماعتیں ایسا نہیں کرتیں۔ بعض لوگ مجھے خط بھی لکھ دیتے ہیں کہ اب اتنا صبر اچھا نہیں ہے ہمیں بھی کچھ کرنا چاہیے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مَیں نے جیسے کہہ دیا کہ جنگ اور فساد ہمارا مقصد ہی نہیں ہے۔ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان لیا۔ جب مان لیا تو وہ جو کہتا ہے اس پر حرف بحرف چلنا ہے۔

اور پھر یہ کہ نیک فطرتوں کو اس قسم کے فتنہ وفساد کے داؤ پیچ آ ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ اگر ہم کوشش بھی کر لیں تو ہم نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ہماری فطرت کے خلاف ہے۔ ہمارے ربوہ کے اردگرد جو علاقہ ہے جس میں وہاں کے مقامی باشندے آباد ہیں۔ ربوہ چونکہ partition کے بعد آباد ہوا تو وہاں آنے والوں کو ربوہ کے شہریوں کو اردگرد کے مقامی لوگ مہاجر کہتے ہیں۔ لغو کام، بیہودہ کام، چوریاں چکاریاں، ڈاکے وغیرہ اس میں یہ لوگ بڑے مشہور ہیں۔ شروع میں ان لوگوں سے ربوہ کو بھی بڑا محفوظ کرنا پڑا تھا۔ مَیں بتا رہا تھا کہ ایک دفعہ باتوں میں ان کا ایک آدمی پنجابی میں کہنے لگا کہ یہ جو ہمارے لغو قسم کے کام ہیں، جو برائیاں ہیں، پنجابی میں کہتا ہے کہ ان کاموں میں ”جتھے تہاڈے سیانے دی عقل ختم ہوندی اے ساڈے کملے دی شروع ہوندی اے“ یعنی یہ برائیوں والے کام ایسے ہیں کہ تم لوگ جو مہاجر ہو جہاں تمہارے عقلمند کی عقل ختم ہو گی وہاں سے ہمارے بیوقوف کی عقل شروع ہوتی ہے۔ اتنے ماہر ہیں ہم۔ ہمارا تو ان سے مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم تو اس مقابلہ میں اس فتنہ وفساد میں ان کے بیوقوفوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان میں سے بھی جو لوگ احمدی ہو رہے ہیں اب لگتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی وجہ سے ان میں بھی ایک پاک تبدیلی ہو رہی ہے اور وہی کملے جو ان کاموں میں شیر تھے وہ احمدی ہونے کے بعد کافی بہتر ہو رہے ہیں۔

دوسرے ہمارا خدا تعالیٰ پر یقین ہے جس کا وعدہ ہے کہ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کہ انجام متقیوں کا ہی ہے۔ اس کا ایک تو یہ مطلب ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے وہاں داؤ پیچ، فتنہ وفساد کے نمبر نہیں ملیں گے۔ ہاں اگر پوچھا جائے گا تو تقویٰ کے بارہ میں پوچھا جائے گا کیونکہ یہ تقویٰ ہی ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ اسے تمہارا تقویٰ ہی پہنچے گا اور تقویٰ میں بڑھنے سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخشش کے سامان ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس میں بڑھائے۔

دوسرے اَلْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کا واضح مطلب یہ بھی ہے کہ الٰہی جماعتوں کی کامیابی اور فتوحات داؤ پیچ، فتنہ وفساد، بڑائی اور علوّ سے حاصل نہیں ہونے۔ بلکہ عاجزی اور انکساری دکھانے والے اور ہر حال میں اللہ کی رضا چاہنے والے جو لوگ ہیں یہی انشاء اللہ تعالیٰ فتح کے نظارے دیکھیں گے۔ پس یہ ظلم، یہ فساد، یہ سرکشیاں عارضی ہیں اور تیزی سے اپنے انجام کو پہنچ رہی ہیں۔ دنیا میں بڑے بڑے فرعون پیدا ہوئے، بڑے بڑے ظالم اور جابر پیدا ہوئے، بڑے بڑے طاقتور پیدا ہوئے لیکن سب ختم کر دیئے گئے۔ وہ گروہ جو الٰہی جماعتوں کے مقابلہ پر کھڑا ہوتا ہے، وہ کھڑا ہی اس لئے ہوتا ہے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں ایک وقت میں ہماری بالادستی ختم کر دیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کیونکہ یہ لوگ دنیا دار ہوتے ہیں اس لئے ان کی سوچ اس بات سے آگے جاتی ہی نہیں اور نہ جا سکتی ہے کہ اگر احمدی پھیلتے چلے گئے تو ہماری حکومت پر قبضہ ہو جائے گا۔ حالانکہ الٰہی جماعتوں کا مقصد بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے۔ اور یہی مقصد لے کر اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے۔

یہ فرعون صفت لوگ جنہوں نے اپنی حکومت کو اور اپنی طاقت کو ہی خدا بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا ہوتا ہے ان کو خطرہ ہوتا ہے کہ اگر یہ بندے خدا والے بن گئے تو ہماری جو مزعومہ خدائی ہے وہ تو ختم ہو جائے گی۔ اور جو نشانات اللہ تعالیٰ نبی اور اس کی جماعت کی تائید میں دکھاتا ہے، جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوتے ہیں، ان کو دیکھ کر یہ یقین بھی ان لوگوں کے دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ ان لوگوں نے غالب آ ہی جانا ہے۔ اس لئے دشمنی اور ظلم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں تا کہ کسی نہ کسی طرح انہیں ختم کر دیں۔ کبھی جادوگر کہہ کر روکیں ڈالی جاتی ہیں، کبھی کچھ کہہ کر روکیں ڈالی جاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے زمانے میں یا اس کی جماعت کی ترقی کے زمانہ میں جو مذہبی جبہ پوش ہیں یہ بھی تائیدات اور نشانات دیکھ کر گمان کرنے لگ جاتے ہیں کہ ہمارے تو منبروں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے اس لئے ظاہری طور پر بھی بھرپور مخالفت کی کوشش کرتے ہیں اور ظلم اور تعدی میں حد سے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ جھوٹ اور فریب میں اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ لوگوں کے سامنے سچ اور جھوٹ کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ اور مذہب کے نام پر خون کر کے اپنے منبروں کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس یہ مخالفت ان کے دلوں کے خوف کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور اس وجہ سے ہوتی ہے کہ ان کو نظر آ رہا ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے اب غالب آنا ہی آنا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہے وہ حکومتیں ہوں یا منبروں کے نام نہاد مالک، جب اپنی کرسیاں اور منبر نیچے سے نکلتے نظر آئیں تو وہ الٰہی جماعتوں کی مخالفت میں اور زیادہ تیزی پیدا کر دیتے ہیں اور ہر قسم کے اخلاق اور قانون کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اگر ان کو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کی کامیابی اور نشان پر یقین نہ ہو تو ان کو اتنی منظّم مخالفت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس یہ منظّم مخالفت جب بھی ہو تو یہ مخالفین کے اس یقین کا اظہار کر رہی ہوتی ہے کہ ہم تو اب گئے کہ تب گئے۔ یہ تو کئی لوگ اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر تسلیم بھی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بظاہر احمدیوں کے ساتھ لگتی ہے۔ بظاہر نہیں، بلکہ حقیقت میں ہے۔ اب پاکستان میں یا اور ملکوں میں جہاں مذہبی رہنما اور حکومت مل کر جماعت کے خلاف منظّم کوشش کر رہے ہیں ان کے متعلق بعض جگہوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح یہ جماعت ترقی کر رہی ہے اور جو باتیں یہ بتاتے ہیں وہ باتیں تو سچی ہیں لیکن اگر یہ باتیں ہم نے عوام میں آسانی سے جانے دیں اور ان کا عوام میں نفوذ ہو گیا تو پھر یاد رکھو کہ ہماری کرسیاں بھی جائیں گی اور نام نہاد اماموں کی امامتیں بھی جائیں گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر کہ دیکھو فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوتا ہے؟ انبیاء کے مخالفین کے انجام کی طرف نشاندہی فرما دی ہے کہ جس طرح ان کے فتنہ اور فساد اور علوّ اور ظلم اور دولت اور طاقت ان کو نہیں بچا سکی تھی آئندہ بھی کسی حد سے بڑھے ہوئے کو اور الٰہی جماعتوں کے مخالفین کو یہ چیزیں نہیں بچا سکتیں۔

پس آج میں پھر کہتا ہوں کہ جو بظاہر آفات اور مصائب سے محفوظ ہیں یا اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہیں وہ بھی محفوظ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے کہ اِسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ۔ فَهَلْ يَنظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (فاطر:44) کہ ان کے زمین میں تکبر کرنے اور برے مکر کرنے کی وجہ سے۔ اور بُری تدبیر نہیں گھیرتی مگر خود صاحبِ تدبیر کو۔ (یعنی کہ بری تدبیریں ان تدبیر کرنے والوں کو ہی گھیرتی ہیں)۔ پس کیا وہ پہلے لوگوں پر جاری ہونے والی اللہ تعالیٰ کی سنت کے سوا کوئی اور انتظار کر رہے ہیں۔ پس تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔

پس کیا یہ تکبر، بڑائی، اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کے خلاف مکر، کامیاب ہو گا؟ نہیں ہو گا، ہرگز نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے۔ یہ پرانے انبیاء کے قصے ہمیں قرآنِ کریم میں صرف قصے کہانیوں کے لئے نہیں سنائے جا رہے بلکہ اس لئے کہ عبرت حاصل کرو اور اپنے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا کرو۔ اور خدا کے بھیجے ہوئے سے ٹکر لے کر اس کے ماننے والوں پر ظلم اور سفّا کی کی داستانیں رقم کرنے والوں کا حصہ نہ بنو اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (فاطر:44) ۔ پس تو ہرگز اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا اور تو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا، پر غور کرو۔ کاش کہ یہ لوگ سمجھ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق بھی دے اور دنیا کے حق میں ہماری دعائیں قبول بھی فرمائے کہ یہ تباہی کے گڑھے میں گرنے سے اور تباہ ہونے سے بچ جائیں۔ اپنے لئے بھی دعا کرتے رہیں کہ ہم صبر اور حوصلے سے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں اور وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ کے حقیقی مصداق بن کر فتح اور نصرت کے نظارے دیکھنے والے ہوں۔ آخر پر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کروں گا۔

آپؑ فرماتے ہیں:

”یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے اس سلسلہ کو بے ثبوت نہیں چھوڑے گا۔ وہ خود فرماتا ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے ” کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز — چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کاشف جیولرز — گولبازار ربوہ — 047-6215747

اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا"۔ جن لوگوں نے انکار کیا اور جو انکار کے لئے مستعد ہیں ان کے لئے ذلت اور خواری مقدر ہے۔ انہوں نے یہ بھی نہ سوچا کہ اگر یہ انسان کا افترا ہوتا تو کب کا ضائع ہو جاتا کیونکہ خدا تعالیٰ مفتری کا ایسا دشمن ہے کہ دنیا میں ایسا کسی کا دشمن نہیں۔ وہ بیوقوف یہ بھی خیال نہیں کرتے کہ کیا یہ استقامت اور جرأت کسی کذّاب میں ہو سکتی ہے۔ وہ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ جو شخص ایک غیبی پناہ سے بول رہا ہے وہی اس بات سے مخصوص ہے کہ اس کے کلام میں شوکت اور ہیبت ہو۔ اور یہ اسی کا جگر اور دل ہوتا ہے کہ ایک فرد تمام جہان کا مقابلہ کرنے کیلئے طیار ہو جائے۔ یقیناً منتظر رہو کہ وہ دن آتے ہیں بلکہ نزدیک ہیں کہ دشمن رُوسیاہ ہوگا اور دوست نہایت بشاش ہوں گے۔ کون ہے دوست؟ وہی جس نے نشان دیکھنے سے پہلے مجھے قبول کیا اور جس نے اپنی جان اور مال اور عزت کو ایسا فدا کر دیا ہے کہ گویا اس نے ہزار ہا نشان دیکھ لئے ہیں۔ سو یہی میری جماعت ہے اور میرے ہیں جنہوں نے مجھے اکیلا پایا اور میری مدد کی۔ اور مجھے غمگین دیکھا اور میرے غمخوار ہوئے اور ناشناسا ہو کر بھی آشناؤں کا سا ادب بجا لائے۔ خدا تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو۔ اگر نشانوں کے دیکھنے کے بعد کوئی کھلی صداقت کو مان لے گا تو مجھے کیا اور اس کو اجر کیا اور حضرتِ عزت میں اس کی عزت کیا"۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی عزت کیا) "مجھے درحقیقت انہوں نے ہی قبول کیا ہے جنہوں نے دقیق نظر سے مجھ کو دیکھا اور فراست سے میری باتوں کو وزن کیا اور میرے حالات کو جانچا اور میرے کلام کو سنا اور اس میں غور کی۔ تب اس قدر قرائن سے خدا تعالیٰ نے ان کے سینوں کو کھول دیا اور میرے ساتھ ہو گئے۔ میرے ساتھ وہی ہے جو میری مرضی کے لئے اپنی مرضی کو چھوڑتا ہے اور اپنے نفس کے ترک اور اخذ کیلئے مجھے حَکم بناتا ہے اور میری راہ پر چلتا ہے اور اطاعت میں فانی ہے اور انانیت کی جلد سے باہر آ گیا ہے۔ مجھے آہ کھینچ کر یہ کہنا پڑتا ہے کہ کھلے نشانوں کے طالب وہ تحسین کے لائق خطاب اور عزت کے لائق مرتبے میرے خداوند کی جناب میں نہیں پا سکتے جو ان راستبازوں کو ملیں گے جنہوں نے چھپے ہوئے بھید کو پہچان لیا اور جو اللہ جلّشانہ کی چادر کے تحت میں ایک چھپا ہوا بندہ تھا اس کی خوشبو ان کو آ گئی۔ انسان کا اس میں کیا کمال ہے کہ مثلاً ایک شہزادہ کو اپنی فوج اور جاہ و جلال میں دیکھ کر پھر اس کو سلام کرے۔ باکمال وہ آدمی ہے جو گداؤں کے پیرایہ میں اس کو پاوے اور شناخت کر لیوے۔ مگر میرے اختیار میں نہیں کہ یہ زیرکی کسی کو دوں۔ ایک ہی ہے جو دیتا ہے۔ وہ جس کو عزیز رکھتا ہے ایمانی فراست اس کو عطا کرتا ہے۔ انہیں باتوں سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں اور یہی باتیں ان کے لئے جن کے دلوں میں کجی ہے زیادہ ترکجی کا موجب ہو جاتی ہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 5 صفحہ 350-349 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتا چلا جائے اور دنیا کی آنکھیں کھولے۔ ☆ ☆ ☆

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ ۲۰۱۰ء کو اب مختصر ایام رہ گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں جو مہمانان کرام قادیان تشریف لاتے ہیں۔ وہ سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء کے موقع پر فرمایا کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں، جو عنقریب اس میں آملیں گی، کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔

نیز فرمایا کہ "پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں، مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمان کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا"۔

لہٰذا جملہ افراد جماعت سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک سال رواں کا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا ہے۔ ان سے گذارش ہے کہ جلد مقامی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو اس کی ادائیگی کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے اور افراد جماعت کے اموال میں برکت دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

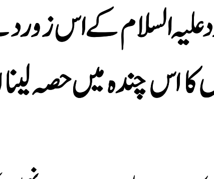

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مجاہدین تحریک جدید بھارت کے
بڑھتے قدم

ارشاد قرآنی فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (البقرہ:۱۴۹) کی تعمیل میں زندگی کے سفر میں درپیش گوناگوں دشواریوں کے باوجود نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی جان توڑ کوشش کرنا جماعت مومنین کا طرّہ امتیاز رہا ہے۔ ایسے ہی باصفا مومنین کی ایک علامت آیت کریمہ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ: ۴) میں یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ نیکیوں کے باب میں کسی ایک معیار پر قناعت نہیں کرتے بلکہ مومنانہ روح مسابقت کے ساتھ پیش قدمی کا مسلسل عملی ثبوت فراہم کرتے چلے جانا اُن کی سرشت میں داخل ہوتا ہے۔

آج کے پُرفتن مادی اور مشینی دور میں ایک عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ ہی ہے جس کی ایک سو بیس سالہ تاریخ عظیم الشان جانی اور مالی قربانیوں سے لبریز ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء عظام کی ولولہ انگیز قیادت و راہنمائی میں مخلصین جماعت نے آج تک اخلاص و وفا کے جو چراغ روشن کئے ہیں وہ بلاشبہ تاریخ مذاہب میں ایک ناقابل فراموش زرّیں باب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وذالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

اس تناظر میں یقیناً یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل، پیارے آقا کی مشفقانہ دعاؤں اور ہر مرحلہ پر محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک کی مفید و نتیجہ خیز راہنمائی کا ہی شیریں ثمر ہے کہ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں دنیا بھر کی جماعتوں کے دوش بدوش مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کو بھی مسلسل ترقیات کی نئی منزلیں طے کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ جس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ گزشتہ سے پیوستہ سال 09-2008ء کے دوران جہاں مخلصین جماعت بھارت کو اپنے سابقہ وعدوں میں یکلخت 42.19% کا اضافہ کر کے -/78,85,000 روپئے کی مخلصانہ پیشکش کی توفیق ملی تھی وہاں سال گزشتہ 10-2009ء کے دوران مزید 44.32% کے گراں قدر اضافہ کے ساتھ -/1,12,65,060 روپئے کی نمایاں قربانی پیش کر کے جماعتی زندگی کے سفر میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے دنیا بھر کی جماعتوں میں چھٹی اور بلحاظ مقامی کرنسی فی صد اضافہ کے اعتبار سے دوسری پوزیشن حاصل کرنے کی خداداد سعادت حاصل ہوئی ہے۔ فالحمدلله على احسان ذالک العظیم

جماعت احمدیہ بھارت کی اس حصولیابی کا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 نومبر 2010ء کے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں ازراہ شفقت ان خوش کن الفاظ میں تذکرہ فرمایا ہے:-

"گزشتہ سال کے مقابل پر زیادہ وصولی کے لحاظ سے ... دوسرے نمبر پر انڈیا ہے۔ انہوں نے اپنی مقامی کرنسی کے لحاظ سے 44% سے زیادہ (44.32% ۔ ناقل) وصولی کی ہے۔ اور انڈیا میں بھی دشمنی کے حالات شدت اختیار کر رہے ہیں۔ بعض علاقوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے بہت زیادہ احمدیوں کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن اس سے مالی قربانی میں تیزی پیدا ہوئی ہے۔"

اسی تسلسل میں دفتر وکالت مال کی طرف سے پیش کی گئی سالانہ رپورٹ پر زیر روانگی انڈیا ڈیسک نمبر QND-3844/22-11-10 حضور پرنور نے ازراہ شفقت تحریر فرمایا ہے:-

"الحمدللہ۔ ماشاء اللہ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے امسال گزشتہ سال سے بڑھ کر وصولی کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ چندہ دہندگان کے اموال و نفوس میں برکت بخشے، انہیں پہلے سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اور آپ کے سب ساتھی کارکنان کو اس سعی کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین"

اسی طرح محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک لندن نے بھی اپنے مکتوب گرامی زیر نمبر QND-3671/07-11-10 بنام وکیل المال تحریک جدید قادیان میں تہنیت و خوشنودی کے اظہار کے ساتھ تحریر فرمایا ہے:

"تحریک جدید کے 76 ویں سال کے اختتام پر مالی قربانی کے لحاظ سے پہلی دس پوزیشن لینے والے ممالک کی جماعتوں میں انڈیا کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمدللہ

خاکسار اس کامیابی پر آپ کو، وکیل اعلیٰ صاحب اور تحریک جدید کے جملہ انسپکٹران اور کارکنان کو مبارکباد پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ کامیابیوں کی طرف جماعت انڈیا کے یہ قدم ہر سال آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ (آمین) جزاکم اللہ احسن الجزاء۔"

وکالت مال تحریک جدید بھی جملہ معاونین اور کارکنان و رضا کاران کی خدمت میں ان کے بھرپور مخلصانہ تعاون کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس خوش کن حصولیابی پر پُرخلوص مبارکباد پیش کرتی ہے اور حضور پرنور کی جانب سے سال رواں کے لئے کم از کم 35% اضافہ کے ساتھ ملنے والے نئے ٹارگیٹ کو بھی پیارے آقا کی توقعات سے بڑھ کر پورا کرنے کی خواستگار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں اپنے بے کراں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

کام مشکل ہے بہت، منزل مقصود ہے دور　　اے مرے اہل وفا! سُست کبھی گام نہ ہو

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

قرض کی ادائیگی کے متعلق اسلامی احکام

(مکرم مولوی حافظ سید رسول نیاز مبلغِ سلسلہ سکندر آباد) (قسط:2)

جہاں شریعت نے عندالضّرورت قرض لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے وہاں قرضدار کو یہ ہدایت دیدی کہ قرض کو احسن طور پر اور وقت پر ادا کرو۔ اور اسی غرض سے قرض لیتے وقت واپسی کا وقت مقرر کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’ادائے قرضہ اور امانت کی واپسی میں بہت کم لوگ صادق نکلتے ہیں اور لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ یہ نہایت ضروری امر ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کا جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس پر قرضہ ہوتا تھا۔ دیکھا جاتا ہے کہ جس التماس اور خلوص کے ساتھ لوگ قرض لیتے ہیں۔ اسی طرح خندہ پیشانی کے ساتھ واپس نہیں کرتے بلکہ واپسی کے وقت ضرور کچھ نہ کچھ تنگی ترشی واقع ہو جاتی ہے۔ ایمان کی سچائی اسی سے پہچانی جاتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 264)

موجودہ دور میں قرض کی حسنِ ادائیگی کی اہمیت اور ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

’’تیسری بات جو آجکل کا مسئلہ بن کر سامنے آ رہی ہے جیسا کہ میں نے کہا وہ قرضوں کی واپسی ہے۔ لوگ ضرورت ہو تو قرض لے لیتے ہیں مگر واپسی پر بہت لیت و لعل سے کام لیتے ہیں۔ قرض لینے سے پہلے جس شخص سے مانگا جا رہا ہو۔ اس سے زیادہ نیک اور پر خلوص دل رکھنے والا اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ نیکیوں اور خوبیوں کا وہ مالک ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کی طرف سے واپسی کا مطالبہ ہوتا ہے تو اس سے زیادہ خبیث اور بد دماغ اور ظالم شخص کوئی نہیں ہوتا۔ تو مؤمن کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ پاک دل کی خواہش رکھنے والوں کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ اس عظیم رسول اور مزکی کی طرف منسوب ہونے والوں کا تو یہ شیوہ نہیں ہے۔ پس ہمیں وہی راستے اختیار کرنے چاہئیں جو اس مزکی نے اسوہ کے طور پر ہمارے سامنے پیش فرمائے۔ ہاں اگر حالات ایسے ہوں کہ قرض ادا نہ کر سکیں تو پھر احسن رنگ میں مہلت مانگ لینی چاہئے یا پھر کوئی ضمانت دینی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ: 25/جنوری/2008 ۔ اخبارِ بدر 20/مارچ/2008)

قرض کی ادیئگی کے تعلق سے ایک قابلِ ذکر امر یہ بھی ہے کہ جب اور جتنی رقم ہاتھ میں موجود ہو وہ رقم قرضخواہ کو دے دینی چاہئے۔ بعض دفعہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ پوری رقم جمع ہونے کے بعد قرض ادا کریں گے۔ اس دوران کوئی کام پڑ جاتا ہے اور رہی سہی رقم بھی خرچ ہو جاتی ہے۔ اس لئے ساتھ کے ساتھ واپس کرتے رہنا چاہئے۔ ایسی صورت میں صاف نیتی اور نیک ارادہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی قرض کی ادائیگی کی توفیق دیتا ہے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ قرض کی ادائیگی کا پورا خیال رکھنا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے قرض کو عمدہ رنگ میں ادا کرنا چاہئے یعنی استطاعت ہو تو کچھ بڑھکر بھی دینا مناسب ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلعم کی خدمت میں آیا۔ آپؐ سے قرض ادا کرنے کا تقاضا کیا اور بڑی گستاخی سے پیش آیا۔ آپؐ کے صحابہ کو بڑا غصہ آیا اور اسے ڈانٹنے لگے ۔حضورؐ نے فرمایا۔ اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے لینا ہو وہ کچھ نہ کچھ کہنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اسے اس عمر کا جانور دے دو جس عمر کا اس نے وصول کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس وقت تو اس سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے۔

(ابن ماجہ ابواب الصدقات باب حسن القضاء از حدیقۃ الصالحین صفحہ 778)

ایک اور موقعہ پر آنحضرت صلعم نے قرض کی ادائیگی پر زور دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلعم نے فرمایا نفس المؤمن معلقة بدَينهٖ حتى يقضى عليه (ترمذی از ریاض الصالحین صفحہ نمبر 30) یعنی مؤمن کی روح قرض کی وجہ سے لٹکتی رہتی ہے حتی کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔

ایک حدیث اس طرح ہے۔ ان خيركم او من خيركم احسنكم قضاءً (ابن ماجہ ابواب الصدقات باب حسن القضاء از حدیقۃ الصالحین صفحہ 778) حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ’’تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو لین دین، قرض اور دوسری ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہے۔‘‘

جس شخص پر قرض ہوتا اور وہ فوت ہو جاتا تو ایسے شخص کی نمازِ جنازہ آنحضرت صلعم نہ پڑھایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ ہم آنحضرت صلعم کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا، لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھئے۔ آپؐ نے پوچھا یہ قرضدار تو نہ تھا۔ لوگوں نے کہا نہیں پھر آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا۔ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ اس پر نماز پڑھئے۔ آپؐ نے پوچھا یہ قرضدار تھا۔ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپؐ نے فرمایا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ لوگوں نے کہا جی ہاں۔ تین اشرفیاں چھوڑی ہیں۔ آپؐ نے اس پر بھی نماز پڑھی۔ پھر تیسرا جنازہ آیا۔ لوگوں نے کہا اس پر نماز پڑھئے۔ آپؐ نے پوچھا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں۔ آپؐ نے پوچھا کیا وہ قرضدار مرا۔ لوگوں نے کہا جی ہاں تین اشرفیوں کا اس پر قرضہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو تم ہی اس پر نماز پڑھو۔ حضرت ابو قتادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نماز پڑھئے اس کا قرضہ میں نے اپنے ذمہ لیا تب آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔

(بخاری کتاب الحوالات)

در اصل جب انسان قرض لیتا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ قرض کی ادائیگی کی فکر کرے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اسے ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے۔ بعض لوگ لیتے وقت قرضخواہ کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ اور جب قرض مل جاتا ہے تو پھر قرضخواہ سے بُرا ان کی نظر میں کوئی نہیں ہوتا۔ ایک صحابی جو قرض کی ادائیگی کرنا چاہتے تھے لیکن مال کم تھا تو اللہ تعالیٰ نے کس طرح برکت ڈالی اور قرض کی ادیئگی کی توفیق دی ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں مدینے کے ایک یہودی سے اپنے باغ کی کھجوریں پک جانے کے وعدہ پر قرض لیا کرتا تھا۔ ایک سال ایسا ہوا کہ کھجور کی فصل اچھی نہ ہوئی اور ادائیگی ایک سال پیچھے پڑتی ہوئی نظر آئی۔ کھجوریں توڑنے کا جب وقت آیا تو یہودی قرض وصول کرنے کیلئے آیا۔ لیکن میرے پاس اسے دینے کیلئے مال نہ تھا۔ میں نے آئندہ سال تک مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا اور فوری ادائیگی پر اصرار کیا۔ یہ خبر حضورؐ تک بھی پہنچی۔ حضورؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو چل کر یہودی سے جابر کو مہلت دلوائیں۔ حضورؐ مع چند صحابہ میرے نخلستان میں تشریف لائے اور اس یہودی سے مہلت دینے کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔ لیکن وہ کہنے لگا اے ابو القاسم! میں نے اسے مہلت نہیں دینی ہے۔ حضورؐ نے جب دیکھا کہ یہ میری سفارش نہیں مانتا تو آپؐ نے باغ کا چکر لگا کر پھلوں کا اندازہ فرمایا اور آ کر پھر یہودی سے سفارش کی کہ اسے مہلت دیدو۔ واقعی پھل بہت کم ہیں۔ لیکن یہودی پھر بھی نہ مانا۔ جابر بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں حضورؐ کے لئے کچھ تازہ کھجور توڑ کر لایا اور حضورؐ کے سامنے پیش کیں۔ حضورؐ نے وہ کھائیں۔

پھر فرمایا: جابر تیری ڈیوڑھی کہاں ہے۔ اس میں میرے لئے بستر کر دو۔ حضورؐ کیلئے میں نے بستر بچھا دیا۔ حضورؐ نے وہاں کچھ دیر آرام فرمایا۔ بیدار ہونے پر میں نے کچھ اور تازہ کھجور پیش کر دیں۔ آپؐ نے ان میں سے کچھ تناول فرمائیں۔ اور یہودی سے مہلت دینے کے سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ لیکن اس نے پھر بھی بات نہ مانی۔ اس پر حضورؐ نے باغ کا دوبارہ چکر لگا کر فرمایا۔ جابر پھل اتارنا شروع کر دو اور اس کا قرض ادا کر دو۔ میں نے کھجوریں توڑنا شروع کیں۔ حضورؐ اس دوران اسی چھپری میں ٹھہرے رہے۔ میں نے یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کافی کھجوریں بچ بھی رہیں۔ میں نے یہ خبر حضورؐ کو آ کر سنائی تو حضورؐ فرطِ مسرت سے فرمانے لگے اشهد انّي رسول اللّٰه کہ گواہ رہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (حدیقۃ الصالحین: 781)

قرض کی ادائیگی کی ایک عمدہ مثال بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلعم نے ایک واقعہ بیان فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان فرمایا کہ اس نے اپنی قوم کے ایک مالدار شخص سے ایک ہزار اشرفی قرض مانگا۔ اس نے ضمانت اور گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض مانگنے والے نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ کے سوا نہ میرا کوئی ضامن ہے نہ گواہ۔ وہی میرا گواہ اور ضامن ہے۔ قرض دینے والے نے اس کی بات پر اعتبار کر لیا اور مقررہ مدت کے لئے اسے ایک ہزار اشرفی قرض دیدیا۔ اس کے بعد قرض لینے والا اپنے کام کے لئے سمندری سفر پر روانہ ہوا اور کام کو سرانجام دیا۔ جب قرض کی واپسی کی مدت قریب آئی تو اس نے سمندری کشتی کا پتہ کیا۔ لیکن اسے کوئی کشتی نہ مل سکی جو اس طرف جانے والی ہو جہاں اس نے رقم ادا کرنی تھی۔

جب وہ کشتی ملنے سے مایوس ہو گیا تو اس نے ایک موٹی سی لکڑی لی۔ اس میں سوراخ کیا۔ ایک ہزار اشرفی اور ایک خط جس میں وعدہ پر نہ پہنچ سکنے کی معذرت تھی۔ اس سوراخ میں رکھے اور اوپر سے ڈاٹ لگا کر اس کو بند کر دیا۔ پھر لکڑی سمندر میں ڈال دی اور یہ دعا کیا کہ اے میرے صادق الوعد خدا! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار اشرفی قرض لیا تھا، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا میرا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے مجھ سے گواہ طلب کیا تو میں نے کہا کہ اللہ ہی گواہ ہے۔ چنانچہ وہ تیرے نام کے واسطے پر راضی ہو گیا اور تیری رضا کی خاطر اس نے مجھے رقم دیدی۔ اب میں نے کشتی حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی ہے تاکہ میں اصل مالک کو رقم پہنچا سکوں ۔لیکن مجھے کوئی کشتی نہ مل سکی۔ اب میں یہ رقم تیری حفاظت اور امانت میں تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تُو یہ رقم بحفاظت اس کے مالک تک پہنچا دے اور میری دعا سن۔ اس دعا کے بعد اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ اس میں بہنے لگی۔ یہ شخص واپس آ گیا۔ لیکن پھر بھی کشتی کے تلاش میں رہا جو اس طرف کو جانے والی ہو۔ اِدھر وہ آدمی جس نے قرض دیا تھا اس خیال سے بندرگاہ کی طرف آیا کہ شاید مسافر جہاز آ گیا ہو اور حسبِ وعدہ وہ شخص اس کی قرم لے آیا ہو۔ ایسی کشتی تو اسے کنارے نظر نہ آئی لیکن اس نے ایک موٹی سی لکڑی دیکھی جو سمندر کے کنارے لگی ہوئی تھی۔ اس نے ایندھن خیال کر کے اسے اٹھا لیا اور گھر لے آیا جب اس نے اسے چیرا تو اس میں سے ایک ہزار اشرفی اور ایک خط نکلا جس میں صورتِ حال کی وضاحت تھی۔ اس اثناء میں اس شخص کو کشتی مل گئی اور اس خیال سے کہ شاید رقم ملی ہو یا نہ ملی ہو۔ وہ رقم لے کر آ گیا اور معذرت کی کہ کشتی نہ ملنے کی وجہ سے دیر ہو گئی ہے۔ اس آدمی نے اس سے پوچھا۔ کیا پہلے بھی تم نے مجھے کچھ بھیجا تھا ؟ اس پر اس نے پورا قصہ سنایا۔ تب اشرفیوں کے مالک نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کر لی ہے۔ لکڑی کا تنا جو تو نے بھیجا تھا وہ مجھکو مل گیا ہے اس میں رقم بھی تھی اور خط بھی۔ تب وہ نیک شخص خوشی خوشی مع اس رقم کے جو وہ لے کر گیا تھا

اپنے گھر واپس گیا۔ (بخاری کتاب الکفالۃ)

جب انسان فوت ہو جائے تو پھر اولاد کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے مورث کا قرض اتار دیں۔ بلکہ صحابہؓ کا یہ جذبہ تھا کہ قرض تو قرض اگر مورث کسی کو مدد کا وعدہ بھی کرتا تھا تو ورثاء ادا کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس بارہ میں حدیث میں آتا ہے کہ حضرت زبیر بن العوامؓ باوجود تمول وثروت کے وفات کے وقت آپ پر بائیس لاکھ روپیہ قرضہ تھا۔ آپ ایک جنگ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے۔ تو گھر والوں سے کہا۔ کہ مجھے اپنے قرض کا سب سے زیادہ خیال ہے اگر مَیں شہادت پاؤں۔ تو میرا مال ومتاع فروخت کر کے سب سے پہلے میرا قرض ادا کرنا۔

(بخاری جلد ۲)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بہت سخی اور فیاض تھے۔ یہاں تک کہ اگر کسی وقت پاس کچھ نہ ہوتا تو حاجت مند کو ہنڈی تحریر کر دیتے تھے۔ کہ پھر آکر وصول کرے۔ ایک دن آپ مسجد سے واپس ہو رہے تھے تو ایک اور شخص آپ کے ساتھ آنے لگا۔ آپ نے اس سے پوچھا کیوں کوئی کام ہے۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ اکیلے تھے یونہی ساتھ ہولیا۔ آپ نے کاغذ اور قلم منگوائی اور اسے بیس ہزار کی تحریر لکھ کر دے دی تھی۔ اتفاق کی بات ہے کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ لیکن وہ شخص اس تحریر کی رقم حاصل نہ کر سکا۔ اس نے وہ تحریر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے صاحبزادے کی خدمت میں پیش کر دی۔ تو انہوں نے فوراً تحریر کے مطابق رقم ادا کر دی۔ حالانکہ وہ جانتے تھے کہ ان کے والد نے عطیہ کے طور پر ہی یہ تحریر لکھ کر دی تھی۔ (بخاری کتاب الکفالۃ) اس زمانہ کے لوگوں کو اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہئے۔ آج کل کے کچھ لوگوں کی یہ حالت ہے کہ خود ہی قرضہ لیتے ہیں تو ادائیگی کی فکر نہیں کرتے۔ کجا یہ کہ اولاد اپنے والدین کے قرضے ادا کریں۔ بہت کم لوگ ہیں جو ان باتوں کا خیال رکھتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب غزوہ احد پر جانے لگے تو اپنے فرزند حضرت جابرؓ سے فرمانے لگے کہ اس غزوہ میں مَیں ضرور شہید ہو جاؤں گا۔ مجھ پر جو قرض ہے اسے ادا کرنا۔ اور اپنی چھ بہنوں کے ساتھ حسنِ معاملت کرنا۔ باوجودیکہ اتنے بڑے کنبہ کی پرورش کا بوجھ حضرت جابرؓ پر تھا۔ لیکن وہ باپ کے ذمہ قرض کو جلد سے جلد ادا کرنا ضروری سمجھتے تھے۔ جب کھجور کی فصل ہوئی۔ تو انہوں نے پوری دیانت کے ساتھ تمام قرض ادا کیا۔ اور فرمایا کہ مَیں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی نہ لیکر جاؤں۔ لیکن قرض ادا کر دوں۔ (بخاری تذکرہ غزوہ احد)

جب آنحضرت صلعم کے پاس دولت آنے لگی تو آپؐ نے اعلان فرمایا کہ فمن توفی من المؤمنین فترک دیناً فعلی قضاءہ ومن ترک مالاً فلورثتہٖ (بخاری کتاب الکفالۃ) یعنی جو کوئی مسلمان مرجائے اور قرض دار مرے تو اس کا قرض مجھ پر ہے۔ اور اگر مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا ہے۔

قرض کی ادائیگی کے سلسلہ میں ایک قابلِ تقلید نمونہ آنحضرت صلعم کا ہمارے سامنے موجود ہے۔ قرض کی حسنِ ادیگی کے متعلق آپؐ کے حسنِ اخلاق کے ذریعہ ایک یہودی عالم کو قبولیت اسلام کی توفیق ملی۔ تاریخ اسلام میں ذکر ہے کہ زید بن سعنہؓ مسلمان ہونے سے پہلے ایک یہودی عالم تھے۔ وہ کہتے تھے کہ نبوت کی تمام علامات حضورؐ میں مجھے دکھائی دیں۔ سوائے (2) دو باتوں کے ایک یہ کہ نبی کا حلم اس کے غصہ پر غالب ہوتا ہے۔ اور دوسری یہ کہ جس قدر اس کو غصہ دلایا جائے اسی قدر وہ حلم دکھاتا ہے۔ چنانچہ وہ ان باتوں کے مشاہدہ کرنے کا موقعہ ڈھونڈ رہے تھے۔ کہ ایک مرتبہ قحط کی وجہ سے دیہاتی مسلمانوں کو امداد ارسال کرنے کی ضرورت آپڑی۔ لیکن کوئی چیز موجود نہ تھی۔ تو پاس ہی کھڑے زید بن سعنہؓ خود روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے کہا مَیں آپؐ کو قرض کی صورت میں کچھ دے سکتا ہوں۔ آنحضرتؐ نے رضامندی ظاہر فرمائی۔ اور مَیں نے قرض کے طور رقم دے دی۔ اور ادائیگی کے وقت مقررہ سے دو تین دن قبل ہی مَیں حضورؐ کے پاس گیا اور آپؐ کا گریبان پکڑ لیا اور چادر کھینچی اور بڑے غصہ کی حالت بنا کر کہا ''اے محمد! کیا میرا حق ادا نہیں کرو گے خدا کی قسم! تم بنو عبدالمطلب اپنی اس عادت کو اچھی طرح جانتے ہو کہ قرض ادا کرنے میں بڑے برے ہو اور تمہاری ٹال مٹول کی اس عادت کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔'' زید بن سعنہؓ کہتے ہیں کہ اس وقت مَیں عمرؓ کی طرف دیکھ رہا تھا۔ غصہ کے مارے ان کی آنکھیں یوں گھوم رہی تھیں جس طرح گھومنے والی کشتی یا پھرکی۔ آپ نے بڑی تیز اور غصہ بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور کہا اے اللہ کے دشمن! اللہ کے رسول سے ایسا کہتا ہے جو مَیں سن رہا ہوں اور اس طرح گستاخی سے پیش آتا ہے جسے مَیں دیکھ رہا ہوں۔ اس خدا کی قسم جس نے ان کو حق دیکر بھیجا اگر مجھے ان کا ڈر نہ ہوتا تو مَیں اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا۔ اور حضورؐ بڑے اطمینان اور تسلی کے ساتھ عمرؓ کی طرف دیکھ رہے تھے اور تبسم فرما رہے تھے۔ اور آپؐ نے فرمایا۔ اے عمر! اس غصہ کی بجائے مَیں اور یہ دونوں اس بات کے زیادہ ضرورت مند ہیں کہ تُو مجھے حسنِ ادا کے لئے کہے اور اُسے حسنِ تقاضا کے لئے۔ اگرچہ ابھی ادائیگی کا وقت نہیں آیا اور کچھ دن باقی ہیں لیکن شاید یہ جلدی ادائیگی چاہتا ہے اس لئے جاؤ اسے ذخیرہ میں سے اس کا حق دے دو اور بیس صاع زیادہ دے دینا۔ جب ادائیگی ہوئی تو بیس صاع زیادہ کی وجہ میں نے پوچھی تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ مَیں نے جو غصہ تم پر کیا اس غصہ کی وجہ سے حضورؐ نے زیادہ دینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ تب میں نے سارا قصہ بیان کیا اور کہا کہ خدا کا نبی ہی ایسے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ پھر مَیں نے اسلام قبول کر لیا۔

(مستدرک مع التلخیص کتاب معرفۃ الصحابۃ از حدیقۃ الصالحین: 787)

عام طور پر زیادہ تر مسائل قرضدار کی طرف سے ہی اٹھتے ہیں۔ قرض کی ادائیگی وقت پر نہ ہونے کے نتیجہ میں ہی فساد کا آغاز ہوتا ہے۔ قرض دینے والا تو ثواب کی نیت سے دیدیتا ہے۔ لیکن وصول کرنے میں اسے بہت پریشانی کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

سوال سے بچنے کی اہمیت:

اسلام نے سوال سے بچنے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ قرض کے بوجھ سے بچنے کے لئے آنحضرت صلعم نے ایک دعا سکھائی ہے جو ہر ایک کو کرنا چاہئے تاکہ قرض سے محفوظ رہ سکے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور عرض کیا زرِ کتابت یعنی فدیہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپؓ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو مجھے آنحضرت صلعم نے سکھائے تھے اور فرمایا تھا کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس کے ادا کرنے کے سامان کر دیگا۔ تم یہ دعا مانگا کرو۔ اللّٰھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک یعنی اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لئے کافی ہو حرام رزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے یعنی مجھے حلال رزق دے حرام رزق سے بچا۔ اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی کر دے یعنی کبھی دوسروں کا محتاج نہ بنوں۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات از حدیقۃ الصالحین 781)

پھر حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک دفعہ ممبر پر کھڑے ہو کر صدقہ وخیرات کی برکات اور ساتھ ہی سوال سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''الید العلیا خیر من الید السفلیٰ'' (مؤطا امام مالک) یعنی اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اس حدیث میں قوموں کی ترقی کا گُر یا قوموں کے تنزل کا سبب بہت ہی عمدگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کہ غربت کی وجہ سے جس قوم میں دوسروں کے سہارے زندگی گذارنے کی عادت پڑ جائے تو وہ قوم محنت سے کترانی اور تنزل کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس خطرناک مسئلہ کے سدباب کے لئے آنحضرت صلعم نے سوال سے بچنے کی نصیحت فرمائی۔ اور آپؐ کے کئی ارشادات ہیں جن میں سوال کرنے کو کراہت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔ پس جہاں اسلام نے امراء کو یہ ہدایت دی کہ اپنے غریب بھائیوں کی مدد کیا کریں وہیں غریب مسلمانوں کو بھی نصیحت کی گئی ہے کہ وہ حتی المقدور سوال سے بچتے ہوئے خود کو باوقار بنانے کی کوشش کریں اور قناعت سے اپنی زندگی بسر کرنے کے عادی ہوں۔

آنحضرت صلعم کی ہر بات پر فوری عمل کرنے والے صحابہ رضوان اللہ علیھم نے حضورؐ کی اس بات کو بھی تہ دل سے قبول کیا۔ دوسرے انسان سے سوال کرنے کو وہ سخت معیوب خیال کرتے تھے۔ اور خواہ کیسے ہی تنگ حالات کیوں نہ ہوں ان کی غیرتِ ایمان اس بات کو برداشت نہ کر سکتی کہ وہ دوسروں کے سامنے سوال کریں یا ہاتھ پھیلائیں۔ چنانچہ حضرت مالکؓ نے جو جنگِ احد میں شہادت پائی ہے۔ تو ان کے فرزند حضرت ابو سعید خدری کی عمر اس وقت صرف تیرہ سال تھی۔ باپ نے کوئی جائیداد نہ چھوڑی تھی۔ کہ جس سے گذر بسر ہو سکے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ فاقہ پر فاقہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ کئی بار پیٹ پر پتھر باندھکر گذارہ کرنا پڑا۔ ایک روز ان کی والدہ نے کہا کہ رسول اللہ صلعم کے پاس جاؤ۔ آج انہوں نے فلاں شخص کو کچھ دیا ہے۔ تم بھی مانگو۔ ماں کے حکم کے مطابق وہ حضورؐ کی خدمت میں آئے۔ اس وقت حضورؐ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے جس میں یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''جو شخص تنگی کی حالت میں صبر کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کرے گا۔'' یہ سنکر حضرت ابو سعید خدریؓ نے دل میں کہا کہ جب میرے پاس ایک اونٹنی موجود ہے تو مجھے مانگنے کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ واپس آگئے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کی بات ان کے حق میں پوری کر دی اور اس قدر رزق دیا کہ تمام انصار سے دولت وثروت میں سبقت لے گئے۔

(مسند صفحہ نمبر 9)

پھر آنحضرتؐ کے چچازاد بھائی، داماد اور اسلام کے چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ کے بارہ میں تاریخ میں ذکر ملتا ہے کہ آپ قریش کے معزز گھرانوں سے تعلق رکھنے کے باوجود ہجرت کے بعد آپؐ کا یہ حال تھا کہ کلہاڑے کر جنگل میں جاتے اور لکڑی کاٹ مدینہ میں لاتے اور اسے بازار میں بیچ کر اپنا گذارہ کرتے۔ مگر کسی کے سامنے کبھی دستِ سوال دراز نہیں کیا۔ پھر غلبہ اسلام کے بعد مالِ خمس میں سے ایک حصہ اہلِ بیت کو ملا کرتا تھا جس کا انتظام اور تقسیم وغیرہ حضرت علیؓ کے سپرد تھی۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بہت سا مال آیا۔ تو آپؓ نے حسبِ معمول اہلِ بیت کا حصہ حضرت علیؓ کو دینا چاہا۔ مگر انہوں نے کہا کہ اس سال تو ہم اس سے بے نیاز ہیں۔ جو مسلمان مستحق ہیں یہ مال بھی ان میں تقسیم کر دیں۔ اس پر حضرت عمرؓ نے وہ حصہ بیت المال داخل کر دیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کے سامنے ایک مرتبہ ذکر ہوا کہ فلاں شخص قرضوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ ان کے لئے دعا کریں۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا کہ قرضوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کثرت سے استغفار پڑھنا چاہئے۔

ایسی عظیم الشان تعلیم اور بانی اسلام آنحضرتؐ کا اسوہ حسنہ پھر صحابہؓ کا لامثال کردار موجود ہونے کے باوجود کس قدر افسوسناک امر ہے کہ بعض مسلمان ان صریح ارشادات کو نظرانداز کئے ہوئے ہیں۔ کاش مسلمان حضورؐ کی اس پیاری نصیحت پر عمل کرتے اور خودداری اور قناعت پسندی اختیار کرتے تو کس قدر ترقی کر جاتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذکورہ بالا احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرض سے دور رہو قرض بڑی آفت ہے
قرض لے کر جو اکڑتا ہے وہ بے غیرت ہے
اپنے محسن پہ ستم اس سے بڑا کیا ہوگا
قرض لے کر جو نہ دے سخت ہی بدفطرت ہے

☆☆☆

خدائی تخلیق اور وبائی امراض

مکرم نصیر احمد صاحب عارف قادیان

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرما تا ہے

”فتبارک اللہ احسن الخالقین“

ترجمہ پس بہت ہی برکت والا ہے وہ خدا جو سب سے اچھا پیدا کرنے والا ہے۔(سورۃ مومنون آیت 15)

اللہ تعالیٰ کے اس پر اگر ہم غور کریں تو یہ انتہائی گہرے اور اعلیٰ نکات بیان کرتا ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی کا ہر لمحہ ہر سانس اور اسکی حسن ترتیب ایک حکمت ظاہر کرتی ہے۔انسانی زندگی میں قدم قدم پر کوئی نہ کوئی روک ہوتی ہے اور اسکے احسن انتظام کے لئے خدا تعالیٰ نے انسانی جسم کی ایسی تخلیق کی ہے جو اس کے بچاؤ کے لئے تیار رہتی ہے۔آج کل بے شمار ایسے وبائی امراض ہیں جو انسانی ہستی کو ہلاک کرنے کے درپہ ہیں مگر ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے ان وبائی امراض کے جراثیم کو ہلاک کرنے کا بھی ہماری تخلیق میں ہی انتظام کر دیا ہے اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انتظام نہ ہوتا تو دنیا کب کی تباہ ہو چکی ہوتی۔پس جہاں ان جراثیم کو وبا پھیلانے کی طاقت دی ہے وہاں انسانی جسم میں اسکے دفاع کا بھی انتظام کر دیا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانی تخلیق کو بہترین رنگ میں ترتیب دیا ہے۔

بعض متعدی امراض ایسے ہوتے ہیں جو بڑی تیزی سے پھیلتے ہیں اور انسانی جسم پر حملہ آور ہوتے ہیں اگر آگے سے ان کا دفاع نہ ہو تو یہ ہلاکت تک پہنچا سکتے ہیں۔جراثیم کے پھیلنے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہوتی ہیں مثلاً:

کوڑا کرکٹ ،فضلات اور گندی اشیاء پر مکھی مچھر اور چونٹیاں وغیرہ بیٹھتے ہیں تو ان کی ٹانگوں وغیرہ سے مرض کے اجراثیم لگ جاتے ہیں اور یہ جانور اُڑ کر کھانے پینے والی اشیاء پر جا بیٹھتے ہیں اور یہ کھانا ہم استعمال کر لیتے ہیں جس سے وہ جراثیم ہمارے اندر چلے جاتے ہیں۔

وبائی مادہ خشک ہو کر گردو غبار میں مل جاتا ہے اور ہوا کے ساتھ اُڑ کر دور دور پھیل جاتا ہے اور استعمال کرنے والی اشیاء مثلاً دودھ و پانی وغیرہ میں مل جاتا ہے اور اسکے استعمال سے وہ ہمارے اندر چلا جاتا ہے۔

وبائی امراض مریض کے پاخانہ اور پیشاب وغیرہ سے بھی پھیلتے ہیں مثلاً جو لوگ کھیتوں میں قضائے حاجت کے لئے جاتے ہیں ان کے پاخانہ سے کھانے والی اشیاء مثلاً سبزیاں وغیرہ مضر ہو جاتی ہیں خاص طور پر کچی کھانے والی اشیاء مثلاً گاجر، مولی، تر،کھیرا، پودینہ، دھنیا، وغیرہ۔اس لئے ان کو استعمال سے پہلے اچھی طرح دھو لینا چاہیئے۔

وبائی امراض انسانی کپڑوں سے بھی پھیلتے ہیں اسلئے مریض کے کپڑے ہمیشہ علیحدہ رکھیں اور گرم پانی سے علیحدہ دھوئیں تا کہ جراثیم مر جائیں اور مزید نہ پھیلیں۔

مریض کے کھانے کے برتن مثلاً چمچ ، پلیٹ ،گلاس وغیرہ الگ رکھیں اور اگر وہ اخبار وغیرہ پڑھتا ہے تو وہ کسی دوسرے کمرہ میں نہ لائیں تا کہ مرض کے جراثیم ادھر اُدھر منتقل نہ ہوں۔مچھر وغیرہ انسانی جسم کو کاٹ کر موذی مادہ اس میں داخل کر دیتے ہیں نیز یہ مچھر وغیرہ حیوانوں کو بھی کاٹ کر موذی مادہ اس میں داخل کر دیتے ہیں اور پھر جب ہم ان کا گوشت یا دودھ وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں تو یہ موذی مادہ انسانی جسم میں داخل ہو جاتا ہے اسی طرح یہ موذی جراثیم کتا، بلی اور مرغی وغیرہ سے جو عام گھروں میں پالے جاتے ہیں سے بھی بہت پھیلتے ہیں۔

یہ چند ذرائع ہیں جن سے متعدی امراض کے جراثیم پھیلتے ہیں پس ان سے ہم کو بچنا چاہیئے اور مکھی اور مچھر سے بچاؤ کے طریق اپنانے چاہییں۔کھانے پینے والی اشیاء کو ڈھک کر رکھنا چاہیئے نیز گندگی کو پھیلنے سے روکنا چاہیئے ویسے بھی اسلام نے صفائی اور پاکیزگی کی تعلیم پر بہت زور دیا ہے اور صاف ستھرا رہنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔اس سے ہم کئی قسم کی بیماریوں سے بچ سکتے ہیں اور تندرست اور توانا رہ سکتے ہیں۔گھر کی صفائی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے اردگرد ماحول کو بھی صاف رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور کوڑا کرکٹ مجوزہ جگہ پر ہی ڈالنا چاہیئے تا کہ نہ گندگی پھیلے اور نہ امراض پھیلیں۔

جگہ جگہ پانی اکٹھا نہیں ہونے دینا چاہیئے کیوں کہ بعض جراثیم پانی میں پنپتے ہیں اور وباء کا باعث بنتے ہیں۔پس جہاں خدا تعالیٰ نے مصلحتوں کی بناء پر وبائی امراض بنائے ہیں وہاں ان کا علاج بھی مقرر کر دیا ہے جس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت اور احسن الخالقین ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔پس جہاں وبائی امراض پھیلتے ہیں وہاں خدا تعالیٰ نے اس کی روک تھام کے لئے بے شمار ایسے پودے پھل، پھول اور جڑی بوٹیاں پیدا کر دی ہیں۔درختوں کی اس لحاظ سے بہت اہمیت ہے کہ وہ آکسیجن کو صاف کرتے ہیں جو انسانی زندگی کی بقا کے لئے بہت ضروری ہے۔اور ان جڑی بوٹیوں کے برموقعہ اور باحکمت استعمال سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ان کو علیم و حکیم خدا نے پیدا کیا ہے جو ان موذی امراض کا دفاع کر کے انسان کو بچاتی ہیں اور بیماری سے محفوظ رکھتی ہیں۔

خدا تعالیٰ جو احسن الخالقین ہے نے انسان کو حواس سے نوازا ہے جن کے ذریعہ انسان بیماریوں سے بچنے کے ذرائع سوچتا ہے۔خدا نے انسان کو دیکھنے،سونگھنے اور چکھنے کی قوت دی جس سے وہ صحیح اور عمدہ چیز کی پڑتال کرتا ہے پھر اسے عقل سلیم عطا کی جس سے وہ تمام اشیاء کا مشاہدہ کر کے اپنے لئے بہتر منتخب کرتا ہے۔پھر خدا نے انسانی جسم پر بال اگائے ہیں جو باڑ کا کام کرتے ہیں ان بالوں کے ذریعہ وبائی امراض کا گردو غبار جسم میں نہیں جاتا ہمارے ناک کے بالوں کا اس میں بہترین کردار ہے جب ہم سانس لیتے ہیں تو ہوا کے ساتھ جانے والے وبائی امراض کے مادہ کو وہ روک لیتے ہیں اسی طرح جہاں جہاں وبائی امراض کے حملہ کا خطرہ ہوتا ہے وہاں ایسی رطوبتیں تیار کر دی گئیں ہیں جن سے جراثیم فوراً ہلاک ہو جاتے ہیں۔مثلاً تندرست معدہ میں ایسی رطوبت ہوتی ہے کہ اگر ہیضہ کا جرم اس میں داخل ہو جائے تو وہ فوراً اسے ہلاک کر دیتی ہے اور انسان نقصان سے بچ جاتا ہے پھر انسانی جسم میں بعض ایسی غدود ہوتی ہیں جو جرم کے حملہ کو بے کار کر دیتی ہیں۔پھر ہمارے خون میں کروڑوں ایسے محافظ ہیں جو ہماری حفاظت کے لئے تعینات ہیں اور وہ خون میں داخل ہونے والے جراثیم سے ہر وقت لڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور انکو پھیلنے سے روکتے ہیں۔جب بھی ہمیں چوٹ وغیرہ لگتی ہے تو کچھ ہی دیر میں اس چوٹ کے گرد سرخ حلقہ بن جاتا ہے اگر خوردبین سے دیکھا جائے تو ہزاروں دانے اس زخم کا محاصرہ کئے ہوئے ہوتے ہیں تا کوئی جرم اندر نہ داخل ہو یہ دانے نقاط ابیض کہلاتے ہیں۔

پس قدرت نے انسانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے اس کے جسم میں ایسی ایسی چیزیں ودیعت کر دی ہیں تا انسان صحت مند اور تندرست رہے لیکن اگر انسان اپنی غلطیوں سے اور پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے نقصان اٹھاتا ہے تو یہ سراسر اس کا اپنا قصور ہے۔پس ہمیں ان تمام متعدی اور وبائی امراض کو پھیلنے سے روکنا چاہیئے اور ان سے بچنا چاہیئے اور ان قدرتی ذرائع کو برقرار رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔اللہ تعالیٰ ہم کو اسکی توفیق عطا فرمائے آمین۔☆☆☆

امانت سیٹلائٹ فنڈ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ملنے والی بے شمار افضال و انعامات میں سے ایک عظیم انعام MTA کی صورت میں ملا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دُنیا میں ڈیجیٹل لائن پر (24) چوبیس گھنٹے جاری ہے۔اور روز بروز ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کر رہا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح کے خُطبات جمعہ و دیگر ایمان افروز خطاب و پروگرام بذریعہ MTA براہ راست دیکھنے اور سُننے ملتا ہے اور یہ نظام سارے کا سارا ہی حضرت خلیفۃ المسیح کی ذات کے گرد گھومتا ہے۔

عالم گیر جماعت احمدیہ کے مُخیّر احباب اس فنڈ میں حسب توفیق حصّہ لے رہے ہیں۔ہندوستان کی جماعتوں کے بعض مُخیّر احباب بھی اسمیں حصّہ لے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔آمین۔ایسے افراد جو اب تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہیں اُن سے درخواست ہے کہ وہ حسب توفیق سٹیلائٹ فنڈ میں چندہ ادا کریں۔یہ چندہ سارے کا سارا مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہوگا۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

ارشاد نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

حضور ایدہ اللہ کا بیلجیم میں ورود مسعود۔ تقریب بیعت۔

نومبایعین کے قبول احمدیت، اخلاص و وفا اور خلافت سے محبت کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

19 جون 2010ء بروز ہفتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے تین ممالک بیلجیم، جرمنی اور ہالینڈ کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے صبح گیارہ بج کر بیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مردو خواتین بیت الفضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کیا۔ کینیڈا سے آئے ہوئے ہمارے عرب مہمان مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان کا حال دریافت فرمایا اور کامل صحت کے لئے دعا دی۔ موصوف ایک عرصہ سے بیمار ہیں جس کے باعث MTA کے عربی پروگرام ''الحوار المباشر'' میں شرکت نہیں کر رہے۔ آج کل لندن میں مقیم ہیں۔

بعد ازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد 6 گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کی بندرگارہ Dover (Port) کے لئے روانہ ہوا۔ ان میں دو گاڑیاں مرکز اور جماعت انگلستان کی نمائندگی میں حضور انور کو الوداع کرنے کے لئے Dover تک جارہی تھیں۔ لندن سے Dover 109 میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہ مسافت قریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں طے کرنے کے بعد 12 بج کر پچاس منٹ پر قافلہ Dover کی بندرگاہ پر پہنچا۔

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر تبشیر)، مکرم ٹومی کاہلوں صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے، مکرم رفیق احمد جاوید صاحب نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ یوکے، سیکیورٹی سٹاف کے ممبران اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور الوداع کہنے کے لئے ساتھ آنے والے عہدیداران اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعدازاں قافلہ روانہ ہو کر فیری ٹرمینل پہنچا جہاں امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد ایک بج کر 35 منٹ پر جہاز ران کمپنی P & O کی فیری Pride of Burgandy میں سوار ہوئے۔ گاڑیاں فیری (Ferry) کے اندر پارک ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسپیشل لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

ایک بجکر 45 منٹ پر فیری Dover سے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانہ ہوئی اور قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق چار بجکر بیس منٹ پر فرانس کی بندرگاہ Calais پر لنگر انداز ہوئی۔

(فرانس اور برطانیہ کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے اور فرانس کا وقت برطانیہ سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

Calais پورٹ پر امیر صاحب جماعت بیلجیم مکرم سید حامد محمود شاہ صاحب، زاہد محمود صاحب سیکرٹری وقف جدید، منیر انجم صاحب سیکرٹری وقف نو، فرید یوسف صاحب سیکرٹری صنعت وتجارت، عدیل الرحمٰن صاحب سیکرٹری سمعی بصری، بشارت احمد صاحب صدر جماعت Antwerpen، چوہدری خالد صاحب سیکرٹری تبلیغ Antwerpen، کریم اللہ صاحب صدر جماعت Turnhout، توقیر افضل احمد صاحب، قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ اپنی خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ یہاں سے جماعت بیلجیم کی گاڑیوں نے قافلے کو Escort کیا اور قافلہ Calais پورٹ سے بیلجیم کے شہر برسلز کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً 35 میل کا سفر طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کر کے ملک بیلجیم کی حدود میں داخل ہوئے۔ یہاں بارڈر سے برسلز (Brussels) شہر کا فاصلہ 79 میل ہے۔

دوران سفر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب بیلجیم کو جو قافلہ کو Escort کرنے والی گاڑی میں سفر کر رہے تھے پیغام بھجوایا کہ برسلز مشن ہاؤس پہنچتے ہی نماز ظہر وعصر ادا کی جائیں گی اس لئے احباب کو ہدایت کریں کہ وہ نمازوں کی ادائیگی کے لئے تیار رہیں۔

Calais پورٹ سے قریباً دو گھنٹہ 20 منٹ کے سفر کے بعد بیلجیم کے مقامی وقت کے مطابق چھ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برسلز کے مشن ہاؤس ''بیت السلام'' میں ورود مسعود ہوا۔

مکرم امیر صاحب بیلجیم اور مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجیم نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے نماز کی تیاری کی ہدایت فرمائی اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

احباب جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد کے پیش نظر مشن کے احاطہ میں ایک مارکی لگا کر نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا جہاں احباب حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد سب احباب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بیلجیم کی جماعتوں برسلز، Beringen, Turnhout, St. Truiden Oostenden,Eupen, Lier, Liege, Hasselt اور Antwerpen سے آنے والے پانچ صد سے زائد احباب جماعت مردو خواتین نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بعض فیملیاں پونے دوصد کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے وہاں پہنچی تھیں۔ ایک بڑی تعداد یکصد کلومیٹر سے زائد کا فاصلہ طے کر کے آئی تھی۔ ان میں مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے نومبائعین بھی تھے اور سبھی اپنے محبوب امام کی زیارت کے لئے بیتاب تھے۔ جہاں انہوں نے شرف زیارت حاصل کیا وہاں اپنے آقا کی اقتدا میں نمازیں ادا کر کے تسکین پائی۔

لاہور کے دردناک واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو مختلف T.V چینلز کے ذریعہ میڈیا میں اپنا موقف پیش کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ آج ایک ایسا ہی پروگرام Ahle Bait TV پر Live آرہا تھا جس میں لاہور کے واقعہ اور دہشتگردی پر ایک ڈِسکشن پروگرام میں جماعت کے نمائندہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک یوکے نے جماعتی نمائندہ کے طور پر اس پروگرام میں شرکت کی۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس کے اس حصہ میں تشریف لے آئے جہاں یہ پروگرام دیکھا جارہا تھا۔ حضور انور نے آخر تک یہ پروگرام دیکھا۔ اس پروگرام میں ایک شیعہ عالم اور ایک تبصرہ نگار بھی شامل تھے۔ مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے بہت اچھے رنگ میں جماعت کا موقف پیش کیا۔ پروگرام پیش کرنے والے دوست جاوید زیدی صاحب نے اور دوسرے دونوں مہمان حضرات نے لاہور کے واقعہ کی شدید مذمت کی اور اسے ظلم قرار دیا۔

آج پروگرام کے مطابق نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی سے قبل بیعت کی تقریب تھی۔ سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لائے اور حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ سلسلہ بیلجیم سے فرمایا کہ نماز فجر کا وقت چار بجے رکھا ہوا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ صبح صادق کے طلوع کے حساب سے چار بجے وقت بنتا ہے لیکن سنتوں کی ادائیگی کے لئے بھی وقت چاہئے۔ اس لئے نماز فجر کا وقت سوا چار بجے بنتا ہے۔ یہی وقت رکھیں۔

تقریب بیعت

اس کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں آٹھ مرد احباب اور تین خواتین نے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ مرد حضرات نے حضور انور کے دست مبارک پر اپنے ہاتھ رکھے جب کہ خواتین نے لجنہ ہال میں دیگر خواتین کے ساتھ بیعت کی توفیق پائی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق مراکش، الجیریا، Congo، بنگلہ دیش اور پاکستان سے تھا۔

بیعت سے قبل سبھی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ یہ لوگ مصافحہ کرتے ہوئے حضور انور کے ہاتھ کو چومتے، حضور کا ہاتھ اپنے رخسار پر ملتے اور بعض تو روتے جاتے تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں برکتیں حاصل کر رہا تھا اور اپنی زندگی کی اس نہایت قیمتی گھڑی سے لحہ لحہ فیضیاب ہو رہا تھا۔ بیعت کی تقریب کے بعد سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ دوران نماز بھی سجدوں کے دوران بڑے رقت انگیز مناظر دیکھنے میں آئے۔ لاہور کے دردناک واقعہ کا دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے ہر احمدی کے دل پر اتنا گہرا اثر ہے کہ ناقابل بیان ہے۔ صبر و رضا کے ان متوالوں نے اپنی سجدہ گاہوں میں اس غم کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ حضور انور کے مبارک وجود سے ہر ایک تسکین پاتا ہے اور غمزدہ دلوں کو ڈھارس ملتی ہے۔ یہ غم یقیناً ایک عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگا اور انشاء اللہ العزیز فتوحات کے دروازے احمدیت کے لئے کھولے جائیں گے۔ اور شہداء احمدیت کے خون کا ایک ایک قطرہ کامیابیوں کی نوید لے کر آئے گا۔ مخالفین کے ظلم وستم کے یہ ستائے ہوئے اللہ کے بندے اس روز خوش ہوں گے اور دشمن رسوا ہوں گے۔ یہی تقدیر الٰہی ہے اور یہ اٹل ہے اور انشاء اللہ ہم اس تقدیر کو ظاہر ہوتا ہوا دیکھیں گے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعین کا مختصر تعارف

☆......آج بیعت کرنے والوں میں مراکش کے ایک دوست فاضل الحسینی صاحب ہیں ان کی عمر چالیس سال ہے اور پیشے کے لحاظ سے وکیل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مجھے احمدیت قبول کرنے کی سعادت MTA کے پروگرام الحوار لمباشر کے ذریعہ ہوئی۔ میں نے آٹھ ماہ تک MTA پر آنے والے عربی پروگرام دیکھے جن سے مجھے جماعت کے عقائد کا پتہ چلا اور میری تمام غلط فہمیاں دور ہو گئیں اور آج میں نے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت پائی ہے۔

☆......ایک صاحب عبداللہ Kakani ہیں۔ ان کا تعلق بھی مراکش سے ہے۔ انہوں نے اپنے بھانجے محمد غزاوی کے ذریعہ احمدیت کا پیغام سنا اور MTA پر آنے والے عربی پروگراموں اور الحوار المباشر کو باقاعدہ دیکھتے رہے اور اپنے عزیزوں کے زیر تبلیغ رہے اور آج بیعت کی سعادت پائی۔

☆......آج بیعت کی توفیق پانے والوں میں ایک تیسرے دوست بشیر بن کاہلہ (Kahla) صاحب تھے۔ ان کا تعلق ملک الجیریا سے ہے۔ ان کا رابطہ بھی MTA کے ذریعہ ہوا اور عربی پروگرام دیکھتے رہے۔ جب بھی کسی مسئلے پر شک ہوتا تو انٹرنیٹ کے ذریعہ سوال کرتے یہاں تک کہ ان کے تمام شکوک رفع ہو گئے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں MTA پر پروگرام الحوار لمباشر دیکھ رہا تھا۔ لوگ ٹیلیفون کر رہے تھے۔ میں نے دعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! اپنے فضل سے مجھے بھی کوئی نشان دکھا۔ چنانچہ اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی کو مجھے بلوانے کے لئے بھیجا ہے۔ میں جب حاضر ہوا تو دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؑ کے گرد مختلف اقوام کے لوگ بیٹھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام علماء کی دشمنی کا ذکر کر رہے ہیں کہ میں نے ہر طرح کی دلیلیں انہیں دی ہیں لیکن ان علماء پر کوئی اثر نہیں۔ پھر آپؑ نے میری طرف مسکرا کر دیکھا اور میرے بالکل قریب ہو گئے۔ میں نے کہا حضور کس قدر خوبصورت ہیں۔ آپؑ مجھے لے کر بیٹھ گئے اور میرے گھٹنے پر سبز رنگ کے کاغذ پر نیلے قلم سے لکھنے لگے اور فرمایا میں تمہیں اپنی نبوت کی دلیلیں لکھ کر دیتا ہوں۔ میں نے کہا حضور! میں تو آپ پر ایمان لاتا ہوں کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں۔ آپؑ نے فرمایا میں آپ کو ایک تلوار بشیر کے نام سے دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا حضور میں اس کا حقدار نہیں ہوں۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آواز آئی کہ اگر تم پیچھے مڑے بغیر اس تلوار کے ساتھ جاؤ گے تو جس دروازے سے چاہو جنت میں چلے جاؤ۔ میں نے غلام سے کہا دروازہ کھولو۔ اس طرح سے میں جنت میں داخل ہو گیا۔ میرا بیٹا عبدالقادر اور میری بیوی پہلے سے جنت میں موجود تھے۔

☆......آج بیعت کی سعادت پانے والے ایک صاحب عمر Elhallabi صاحب تھے۔ موصوف کا تعلق بھی مراکش سے ہے اور تیس سال کے نوجوان ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کو ان کے بھائی کے ذریعہ احمدیت کا تعارف ہوا۔ ان کے بھائی ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ بھائی نے ان سے کہا کہ MTA کے پروگرام دیکھو۔ یہ کہتے ہیں کہ میں بھائی سے ناراض ہوا کہ کیوں مجھے احمدیوں کے پروگرام دیکھنے کو کہتا ہے۔ لیکن بھائی میرے پیچھے پڑا رہا کہ کم از کم ایک پروگرام ہی دیکھ لو۔

چنانچہ میں نے ایک پروگرام دیکھا اور پھر مجھ سے رہا نہ گیا اور مزید پروگرام دیکھے اور مستقل MTA دیکھنے لگا۔ میں جہاں بھی ہوتا الحوار المباشر کا پروگرام دیکھنے کے لئے پہنچ جاتا یہاں تک کہ میں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کے بعد میں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل سے کوئی نشان دکھائے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور بیلجئم میں تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ جناح کیپ پہنے ہوئے تین اشخاص ہیں۔ اس خواب کو دیکھے ایک ہی دن گزرا تھا کہ مجھے مشن ہاؤس سے فون آیا کہ حضور انور بیلجئم تشریف لا رہے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے میری خواب پوری کر دی اور آج مجھے حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت عطا ہو رہی ہے۔

☆......بیعت کرنے والے ایک اور دوست کا نام الحسن Akhusseen صاحب ہے۔ ان کا تعلق بھی مراکش سے ہے۔ موصوف اٹلی میں مقیم تھے لیکن وہاں پر کام نہیں ملتا تھا جس پر انہوں نے بیلجئم آنے کا ارادہ کیا اور مع فیملی یہاں آ گئے۔ گزشتہ ماہ بیلجئم سے ایک خاتون شمیسہ صاحبہ نے لندن جا کر بیعت کی تھی اور حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا تھا۔ الحسن Akhusseen کی بیوی سے اس خاتون کی واقفیت تھی۔ جب شمیسہ صاحبہ لندن سے واپس آئیں تو الحسن صاحب کی بیوی نے ان کو فون کیا کہ اب ہم اٹلی سے بیلجئم آ گئے ہیں تم ہمارے لئے کوئی کام تلاش کرو۔ شمیسہ صاحبہ سوشل ورکر ہیں۔ انہوں نے کام کا جواب دینے کی بجائے ان سے پوچھا کیا آپ کو جماعت احمدیہ کا علم ہے۔ اس پر الحسن صاحب کی بیوی نے کہا کہ MTA دیکھا لیکن بہت زیادہ پتہ نہیں۔ چنانچہ شمیسہ صاحبہ نے ان کا جماعت سے، مشن سے رابطہ کروایا اور ان کو لٹریچر اور کتب دی گئیں اور انہوں نے باقاعدگی سے MTA کے پروگرام دیکھنے شروع کئے۔ یہ خود بیان کرتے ہیں کہ احمدیت کی برکت سے انہیں کام بھی مل گیا، گھر بھی مل گیا اور بیلجئم میں قیام کے کاغذات بھی مل گئے۔ یہ سب کچھ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے ہوا۔

☆......مکرم الحسن Boguna صاحب کا تعلق بھی مراکش سے ہے۔ 46 سال ان کی عمر ہے۔ انہوں نے 2003ء سے MTA کے پروگرام دیکھنے شروع کئے۔ ان کی خواہش رہی کہ لندن جا کر حضور انور سے ملوں لیکن جا نہیں سکے۔ MTA پر پروگرام دیکھتے رہے۔ اب دو ماہ قبل احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی اور آج حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف عطا ہوا ہے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیعت کرنے سے قبل خواب میں دیکھا کہ میں حضور انور کے دائیں طرف کھڑا ہوں اور بائیں طرف امریکہ کا صدر کھڑا ہے۔ امریکہ کے صدر نے مجھے سفید لباس میں ایک چھوٹی سی بچّی دی ہے۔ بعد میں مَیں نے حضور کے ہاتھ کا بوسہ دیا اور حضور نے میرے سر پر پیار دیا اور مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا۔ یہ بہت ہی مبارک خواب تھا۔ میں حضور کے ساتھ بیٹھا، دست مبارک کو چوما اور بیعت کی سعادت پائی۔

☆......بیعت کرنے والوں میں ایک دوست Kashem Ska صاحب تھے۔ ان کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے۔ یہ ایک احمدی دوست اظہار الدین صاحب کے زیر تبلیغ رہے۔ بنگلہ زبان میں جماعت کا لٹریچر پڑھا اور تسلی ہونے پر بیعت کرنے کا فیصلہ کیا۔

☆......پاکستان سے تعلق رکھنے والے ایک دوست یاسر ملک صاحب نے بھی آج بیعت کی سعادت حاصل کی۔ موصوف بچپن سے ہی بیلجئم میں رہائش پذیر ہیں۔ ایک احمدی نوجوان شریف احمد صاحب کے زیر تبلیغ رہے اور بعد میں دس ماہ تک مبلغ سلسلہ بیلجئم کے زیر تبلیغ رہے۔ انہوں نے بیعت کا فیصلہ کرنے سے قبل رؤیا میں دیکھا کہ بہت سے لوگ ہیں۔ تھوڑی دیر میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی اثناء میں سیلاب آ جاتا ہے اور لوگ اس میں بہنے لگتے ہیں۔ مجھے ڈر پیدا ہوتا ہے کہ میں بھی اس سیلاب میں بہہ جاؤں گا۔ لیکن ایک ہاتھ آیا اس نے کہا ڈرو نہیں میں تمہیں بچاتا ہوں۔ اس طرح میں ہلاک ہونے بچ گیا۔ جب یہ خواب انہوں نے یہاں کے مبلغ سلسلہ کو سنایا تو انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے فوٹو دکھائے تو انہوں نے تصاویر دیکھتے ہی کہا کہ پہلے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے انہیں بچایا ہے۔ اس خواب کے بعد انہوں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا اور آج حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت پائی۔

☆......افریقہ کے ملک Congo سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون عائشہ Matshiban صاحبہ نے بھی آج بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ موصوفہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا اور مشن ہاؤس آتی رہیں۔ MTA اور DVD کے ذریعہ جماعت کی مکمل معلومات حاصل کیں اور بتایا کہ ایک لمبے عرصہ سے سچائی کی تلاش میں تھی۔ بیلجئم میں حضور انور کی آمد کا سنا تو مشن ہاؤس تشریف لائیں اور کہا کہ میں آج بیعت کرنا چاہتی ہوں۔ چنانچہ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے صدر لجنہ کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میں حضور انور کا دیدار کرنا چاہتی ہوں۔ نماز مغرب وعشاء پر بعض انتظامی معاملات کی وجہ سے تاخیر ہو گئی اور دیدار نہ کر سکیں تو روتی رہیں اور کہنے لگیں کہ میں اب واپس نہیں جاؤں گی جب تک حضور انور کے چہرہ مبارک کو نہ دیکھ لوں۔ چنانچہ مشن ہاؤس میں ٹھہری رہیں اور صبح فجر کی نماز سے پہلے ہی باہر نکل کر کھڑی ہو گئیں اور فجر کی نماز پر جاتے ہوئے حضور انور کا دیدار کیا اور بار بار اس سعادت کے حصول پر اپنی خوشی کا اظہار کرتی رہیں۔

☆......ایک خاتون خدیجہ Dahaoui صاحبہ قبل ازیں لندن جا کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پا چکی تھیں اور احمدیت میں شامل ہونے کا اظہار کر چکی تھیں۔ موصوفہ کا تعلق مراکش سے ہے اور یہ اٹلی اور بیلجئم میں مراکش ایمبیسز میں وائس کونسلر رہی ہیں۔ موصوفہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضور انور کے سامنے بیٹھی ہوں۔ حضور کا چہرہ بہت نورانی ہے۔ جب میں نے لندن جا کر ملاقات کی تو جیسے خواب میں نورانی چہرہ دیکھا ویسا ہی پایا۔ آج موصوفہ نے بھی بیعت کی سعادت حاصل کی۔

☆......تیسری خاتون جنہوں نے آج بیعت کی سعادت پائی ان کا نام شمیسہ الحکمی ہے اور ان کا تعلق بھی مراکش سے ہے۔ یہ بھی لندن جا کر حضور انور سے ملاقات کا شرف پا چکی تھیں۔ یہ بھی MTA کے پروگرام دیکھ کر جماعت کے بہت قریب آ گئیں اور کہتی ہیں کہ اگر آج دنیا میں کوئی پُر امن جماعت ہے اور اسلام کی خدمت کرنے والی جماعت ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات اور بیعت کرنے کے بعد کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دنیا میں ہی جنت دکھا دی ہے۔

یہ سبھی بیعت کرنے والے، بیعت سے قبل ہی اپنے ایمان اور اخلاص میں آگے بڑھ رہے تھے۔ مکرم عمر Elhallabi صاحب جب مشن ہاؤس آئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا اور کہنے لگے مجھے جن کی تلاش تھی وہ مل گئے ہیں۔ آج اللہ نے میری دعا سن لی ہے۔

☆......مکرم الحسن Boguna صاحب نے بیعت کرنے سے قبل ہی غیر از جماعت امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑ دی اور احمدیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ ان کی مخالفت شروع ہوئی۔ انہوں نے حضور انور کو دعا کے لئے خط لکھا۔ حضور انور کی طرف سے اس کا جواب موصول ہوا۔ یہ جب ایک دن مشن ہاؤس آئے تو ان کو حضور انور کی طرف سے موصولہ خط دیا۔ انہوں نے خط پڑھنے سے قبل ہی اس کو چومنا شروع کر دیا کہ یہ حضور کا خط ہے۔ محبت میں اس قدر فدا تھے کہ خط کو اپنے جسم کے ساتھ ملنا شروع کر دیا کہ یہ میرے آقا کا خط ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ بیلجئم کی تعداد نئے شامل ہونے والوں کے ساتھ مسلسل بڑھ رہی ہے اور ہر آنے والا دن نئی کامیابیوں کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔

بیلجئم میں جماعت کا باقاعدہ قیام 1982ء میں ہوا تھا۔ اس وقت سات خدام، چار بچّے اور چند خواتین تھیں۔ اب یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کے دس شہروں میں چودہ صد سے زائد احباب پر مشتمل بڑی مضبوط اور فعّال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور حکومت کے سرکردہ حکام کا رابطہ بھی جماعت کے ساتھ بڑھ رہا ہے۔

ابھی کچھ دن قبل ملک کی نائب وزیر اعظم Hon. Joelle Milquet جماعت احمدیہ بیلجئم کے ساتھ شہدائے لاہور کی تعزیت کے لئے آئی تھیں۔ اور اس دردناک واقعہ پر افسوس اور دکھ کا اظہار کیا اور قریباً ایک گھنٹہ احباب جماعت کے ساتھ رہیں۔ اس موقعہ پر موصوفہ نے تصویری نمائش بھی دیکھی۔ نمائش میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے احمدیت اور بعض دیگر مواقع کی تصاویر کے علاوہ شہدائے احمدیت اور جماعت پر ہونے والے مظالم کی تصاویر تھیں۔ اس موقع پر موصوفہ نے تفصیل کے ساتھ جماعت کا تعارف حاصل کیا اور مردوں اور خواتین سے حکومت بیلجئم کی طرف سے تعزیت کا اظہار کیا۔

بیلجئم کی ممبر پارلیمنٹ Razzouk Souad صاحبہ بھی اس موقعہ پر موجود تھیں موصوفہ Souad صاحبہ گزشتہ سال جلسہ سالانہ یوکے 2009ء میں شرکت کر چکی ہیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لندن اور بیلجئم میں بھی ملاقات کی سعادت حاصل کر چکی ہیں اور ہر میدان میں جماعت کی خدمات میں پیش پیش ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی دنیوی حیثیت کے لحاظ سے مختلف لیول پر جماعت کے حق میں آواز اٹھاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بیلجئم ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ بیلجئم کا موجودہ مشن ہاؤس ''بیت السلام'' 1985ء میں خریدا گیا تھا۔ گزشتہ سال جماعت بیلجئم کو برسلز شہر کے اندر Uccle کے علاقہ میں مرکزی مسجد کی تعمیر کے لئے ایک قطعہ زمین خریدنے کی توفیق ملی ہے جس میں دو رہائشی عمارات بڑی اچھی حالت میں تعمیر شدہ موجود ہیں۔ اس قطعہ زمین کا کل رقبہ 2019 مربع میٹر ہے۔ ایک عمارت 175 مربع میٹر کے رقبہ پر تعمیر کی گئی ہے اور تین منزلہ ہے۔ اس کے علاوہ 994 مربع میٹر کے رقبہ پر دو بڑے ہال نما گیراج ہیں۔ ان گیراج کے ایک حصہ کے اوپر دو منزلہ رہائشی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ 850 مربع میٹر کا رقبہ خالی ہے۔ اور یہ ساری جگہ پختہ ہے۔ جہاں انشاء اللہ العزیز جماعت بیلجئم کی پہلی مرکزی مسجد تعمیر ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال اپنے دورہ بیلجئم کے دوران 13 دسمبر 2009ء کو اس جگہ کا معائنہ فرمایا تھا۔ شہر کے مختلف اطراف سے بآسانی اس جگہ پر پہنچا جا سکتا ہے۔ ٹرام کا سٹاپ اس جگہ کے بالکل قریب ہے۔

ہمارے موجودہ جماعتی مشن ہاؤس ''بیت السلام'' سے 13 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ بیلجئم کی پہلی باقاعدہ مسجد کی تعمیر کا پراسس (Process) اس وقت مختلف مراحل سے گزر رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ وتربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 20822:: مَیں حسین کے.ایم. ولد: کے.پی.میران قوم:احمدی پیشہ:تجارت عمر:49سال تاریخ بیعت:1998ء ساکن: کالیکٹ ڈاکخانہ: میری کنّ ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-5 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد: بینک بیلنس مبلغ ایک لاکھ روپے۔ غیر منقولہ جائیداد: 10 سینٹ زمین بمقام منجیری جس کی موجودہ قیمت اندازاً-/1,50,000 روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ-/6000روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ٹی.احمد سعید العبد:حسین کے.ایم گواہ:حسنیٰ مبارک.ایچ

وصیت نمبر 20823:: مَیں آئی.جسینہ حسین زوجہ:مکرم حسین کے.ایم قوم:احمدی پیشہ:خانہ داری عمر:37سال تاریخ بیعت:1998ء ساکن: کالیکٹ ڈاکخانہ: میری کنّ ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ منقولہ جائیداد: زیورات طلائی چوڑیاں 2 عدد 16 گرام، انگوٹھی ایک عدد 4 گرام، بالیاں ایک جوڑی 8 گرام، ہار 2 عدد 28 گرام 22 کیرٹ۔ کل وزن 56 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً-/62,000 روپے ہوگی بینک بیلنس مبلغ-/18,000 روپے۔ حق مہر بصورت زیور 16 گرام مندرجہ بالا زیورات میں شامل ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:بی.حسین کے.ایم. الامۃ:جسینہ حسین گواہ:ٹی.احمد سعید

وصیت نمبر 20824:: مَیں کے.وی.محمد ابوالوفاء ولد: کے.وی.حسن کویا قوم:احمدی پیشہ:طالب علم عمر:16سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کالیکٹ ڈاکخانہ: کلائی ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-21 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ٹی.احمد سعید العبد: کے.وی.محمد ابوالوفاء گواہ:پی محمد عارف

وصیت نمبر 20825:: مَیں بی.سعیدہ بی بی زوجہ:مکرم کے.پی.کنج احمد کویا مرحوم قوم:احمدی پیشہ:خانہ داری عمر:63سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کالیکٹ ڈاکخانہ: تیروونور ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-11-18 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: 10 سینٹ زمین اور اس میں ایک رہائشی مکان اور تین شوپ روم۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 35 لاکھ روپے ہوگی۔ منقولہ جائیداد: زیورات طلائی ایک عدد ہار 14 گرام، ایک عدد انگوٹھی 2 گرام، بالیاں ایک جوڑی 4 گرام، کل وزن 20 گرام قیمت اندازاً-/21,250 روپے۔ 22 کیرٹ۔ حق مہر 600 روپے وصول شدہ۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ-/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ٹی.احمد سعید الامۃ:بی.سعیدہ بی بی گواہ:بی.ساجدہ

وصیت نمبر 20826:: مَیں کے.اے.محمد منصور احمد ولد: کے.اے.نذیر احمد عطاء قوم:احمدی مسلم پیشہ:طالب علم عمر:22سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کالیکٹ ڈاکخانہ: کالیکٹ ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-01-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں خاکسار طالب علم ہے۔ پڑھائی کے بعد شام کو ایک تعلیمی ادارے میں بچوں کو پڑھانے جاتا ہے۔ جس پر ماہوار-/1000 (ایک ہزار) روپے بطور تنخواہ ملتا ہے۔ اور اس وقت یہی خاکسار کی آمدنی ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے.اے.نذیر احمد غطار العبد: کے.اے.محمد منصور احمد گواہ: کے۔ایس۔منور احمد

وصیت نمبر 20827:: مَیں وی.ایچ.بشریٰ بائی بنت:مکرم پی.ایم.احمد حسن قوم:احمدی پیشہ:سوفٹویئر انجینئر عمر:23سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کالیکٹ ڈاکخانہ: کمیری ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10-10-2008 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 200 گرام 22 کیرٹ اندازاً قیمت 2 لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:پی.ایم.احمد حسن الامۃ:وی.ایچ.بشریٰ بائی گواہ:بی.ٹی.احمد سعید

وصیت نمبر 20828:: مَیں کے.عبدالناصر ولد: کے.محمد کویا قوم:احمدی پیشہ:سیلز مین عمر:43سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کالیکٹ ڈاکخانہ: کومیری ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-12-3 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد: دس سینٹ زمین اور اُس میں رہائشی مکان جس کی موجودہ قیمت اندازاً 13 لاکھ روپے ہوگی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ٹی.احمد سعید العبد: کے.عبدالناصر گواہ:پی.کے.نوشاد

وصیت نمبر 20829:: مَیں نصرالدین اے.ٹی. ولد:ٹی.وی.محی الدین کویا قوم:احمدی پیشہ:سیلز مین عمر:24سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کالیکٹ ڈاکخانہ: کالیکٹ ضلع: کالیکٹ صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2008-11-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ٹی.احمد سعید العبد: نصرالدین اے.ٹی. گواہ:ایم.سعید احمد

وصیت نمبر 20830:: مَیں محمد یعقوب پاشا کے.پی. ولد:عباس علی قوم:احمدی پیشہ:معلم سلسلہ عمر:24سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کاٹراپلی ڈاکخانہ: کاٹراپلی ضلع: وارنگل صوبہ: آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-1 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں جب بھی حصہ ملیگا اسکی اطلاع کرونگا (رجسٹریشن نمبر 1010)۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد اسماعیل العبد:محمد یعقوب پاشا کے.پی. گواہ:محمود احمد خادم

وصیت نمبر 20831:: مَیں خدیجہ بیگم زوجہ:مکرم محمد یعقوب پاشا کے.پی. قوم:احمدی پیشہ:امور خانہ داری عمر:22سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کاٹراپلی ڈاکخانہ: کاٹراپلی ضلع: وارنگل صوبہ: آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 08-1-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 2 تولہ سونا گلے کا ہار اور کان کی بالیاں ہیں اسکی جو بھی قیمت ہوگی اسکا 1/10 حصہ ادا کرونگی۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش (جیب خرچ) ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمود احمد خادم الامۃ: خدیجہ بیگم گواہ:محمد یعقوب پاشا پی.کے.

وصیت نمبر 20832:: مَیں ماھدہ ممتاز بنت:مکرم ممتاز احمد صاحب قوم:احمدی مسلمان پیشہ:طالب علم عمر:16سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31-01-2009 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ زیر تعلیم ہوں کوئی بھی جائیداد پیدا کروں گی تو مجلس کار پرداز کو اطلاع کروں گی۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:وحیدالدین شمس الامۃ: ماھدہ ممتاز گواہ:محمد اسماعیل طاہر

وصیت نمبر 20833:: مَیں سفیر احمد خان ولد:بابودین قوم:احمدی مسلمان پیشہ:ملازمت عمر:22سال تاریخ بیعت:2000ء ساکن: نئی برزوگ ڈاکخانہ: تچوری سیکری ضلع: آگرہ صوبہ: یو.پی. بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 09-1-4 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3941 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو

دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:رفیق احمد عامر　　العبد:سفیر احمد خان　　گواہ:مبارک احمد تقویٰ

وصیت نمبر20834:: مَیں ھارون احمد ولد:مکرم نھتونی راوٴت قوم:گدی پیشہ:کھیتی عمر:48سال تاریخ بیعت: 5-11-1997 ساکن: پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ: رانی گنج ضلع: پرسا صوبہ: نرائنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25-10-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرا گذارہ آمد از کھیتی سالانہ-/24,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:اسرائیل احمد　　العبد: ھارون احمد　　گواہ:سعید الرحمٰن

وصیت نمبر20835:: مَیں نبی حسین ولد:مکرم ڈھوڑائی میان قوم:گدی پیشہ:ملازمت دفتر کے عمر:36سال تاریخ بیعت:1991-12-12 ساکن: پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ: رانی گنج ریلریہ ضلع: پرسا صوبہ: نرائنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25-10-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:مطیع الرحمٰن　　العبد: نبی حسین　　گواہ:اسرائیل احمد

وصیت نمبر 20836:: مَیں منیف احمد ولد:مکرم نعمت احمد صاحب قوم:گدی پیشہ:دفتر کے ملازم عمر:22سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ: رانی گنج ریلریہ ضلع: پرسا صوبہ: نرائنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24-10-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: یونس احمد نیشنل صدر نیپال　　العبد:منیف احمد　　گواہ:مطیع الرحمٰن

وصیت نمبر20837:: مَیں مسلم راوٴت گری ولد مکرم جلیل میاں گری قوم:گدی پیشہ:کھیتی عمر:36سال تاریخ بیعت:1992-3-13 ساکن: پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ: رانی گنج ریلریہ ضلع: پرسا صوبہ: نرائنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24-10-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرا گذارہ آمد از کھیتی ماہانہ-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:عبداللہ احمد　　العبد:مسلم راوٴت گری　　گواہ:محمد اکرام

وصیت نمبر20838:: مَیں نیک محمد ولد:مکرم ھارون قوم:گری پیشہ:ملازمت عمر:20سال تاریخ بیعت:1997 ساکن: پرسونی بھاٹا ڈاکخانہ: رامی گنج ضلع: پرسا صوبہ: نرائنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25-10-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خورونوش(جیب خرچ)ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:اسرائیل احمد　　العبد: نیک محمد　　گواہ: ھارون احمد

وصیت نمبر20839:: مَیں انصار احمد ایم.یو. ولد:مکرم پی.کے.عمر صاحب قوم:احمدی پیشہ:اکاوٴنٹنٹ عمر:31سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن سعودی عرب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28-12-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/SAR 2200 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد صدیق　　العبد: انصار احمد ایم.یو.　　گواہ: شاہذان احمد

وصیت نمبر20840:: مَیں محمد عارف بھٹی معلوم وقف جدید بیرون ولد:مکرم محمد حسین صاحب مرحوم قوم:بھٹی پیشہ:ملازم صدر انجمن احمدیہ عمر:26سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: دھری رلیوٹ ڈاکخانہ: راجوری ضلع: راجوری صوبہ: جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11-05-08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔والدین حیات ہیں بھائیوں میں جب بھی جائیداد تقسیم ہوگی اطلاع کر دی جائیگی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/4307 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:مولوی ایوب علی خان صاحب　　العبد:محمد عارف بھٹی　　گواہ:مولوی منیر خان صاحب

وصیت نمبر 20841:: مَیں ذوبیہ زرین زوجہ:مکرم انوار احمد صاحب انجم قوم:احمدی مسلمان پیشہ:طالب علم عمر:20سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: قادیان ڈاکخانہ: قادیان ضلع: گورداسپور صوبہ: پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15-2-09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(۱)1عدد ہار 3تولہ قیمت-/30,000۔(۲)1عدد ہار 5تولہ قیمت-/50,000۔(۳) 1عدد کانوں کی بالیاں قیمت-/5000۔(۴) 5عدد انگوٹھیاں قیمت-/10,000۔کل میزان-/95,000۔حق مہر-/1,00,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش(جیب خرچ)ماہانہ-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:شبیر احمد ناصر　　الامۃ: ذوبیہ زرین　　گواہ:انوار احمد انجم

وصیت نمبر20842:: مَیں سید لطیف معلم سلسلہ ولد:مکرم سید سعید اللہ قوم:مسلمان پیشہ:معلم سلسلہ عمر:26سال تاریخ بیعت:2003ء ساکن: مرکل میٹا ڈاکخانہ: جیوتی ضلع: چندر پور صوبہ: مہاراشٹرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 18-01-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔والدین حیات ہیں جائیداد کی تقسیم ہونے پر خاکسار اسکی اطلاع کرے گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3417 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:سید یعقوب علی　　العبد:سید لطیف معلم سلسلہ　　گواہ:جعفر علی خان

وصیت نمبر20843:: مَیں سید محمود احمد عجب شیر ولد:مکرم سید عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم:احمدی مسلمان پیشہ: کچھ نہیں عمر:60سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: تیما پور ڈاکخانہ: رنگم پیٹھ ضلع: گلبرگہ صوبہ: کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1-04-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک رہائشی مکان 24×50 اسکوائر فیٹ زمین سمیت مکان نمبر 151-15 جسکی موجودہ قیمت اندازاً -/80,000 روپے۔اسکے علاوہ خاکسار کی کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش(جیب خرچ) ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:وسیم احمد صدیق　　العبد:سید محمود احمد عجب شیر　　گواہ:سہیل احمد ظفر

وصیت نمبر20844:: مَیں صابر علی ملا ولد:مکرم عبد الرشید ملا قوم:احمدی مسلمان پیشہ:ملازمت(معلم سلسلہ) عمر:23سال تاریخ بیعت: پیدائشی احمدی ساکن: کبیرہ ڈاکخانہ: باسول ڈانگا ضلع:24 پرگنہ صوبہ: بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6-02-09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔اگر کبھی جائیداد ہو تو ان شاء اللہ تعالیٰ صدر انجمن احمدیہ کو ضرور اطلاع کر دیگا۔ابھی خاکسار صرف معلم کی حیثیت سے صدر انجمن احمدیہ کا ایک کارکن ہے۔میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/3303 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ:مفیض الرحمٰن　　العبد:صابر علی ملا　　گواہ:عبد الکریم شاہ

وصیت نمبر20845:: مَیں نسیمہ ایم.وی. زوجہ:مکرم محمد ساجد بی. قوم:احمدی مسلمان پیشہ:خانہ داری عمر:25سال تاریخ بیعت:24-05-2001 ساکن: پینگاڑی ڈاکخانہ: پینگاڑی ضلع: کنور صوبہ: کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 24-12-08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دس سینٹ زمین جو اپڑوں روڈ، کوروواڑ میں ہے سروے نمبر 15/3E ہے۔قیمت -/30000 روپے۔طلائی زیورات چوڑیاں 180-177 گرام، ہار 870-200 گرام، انگوٹھی 590-29 گرام، کان کی بالیاں 250-18 گرام، پازیب 020-28 گرام۔مہر طلائی زیورات ہیں جو 250-105 گرام ہیں۔کل گرام 260-559 قیمت 40-693482 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش(جیب خرچ ماہانہ-/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر آمد بشرح چندہ عام(1/16)اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:ایچ.زینب　　الامۃ:نسیمہ ایم.وی.　　گواہ:منصورہ اے.جلیل

☆☆☆

دُعاؤں اور صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مدد وہی لوگ چاہ سکتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان و توکل ہو، اس یقین پر قائم ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے صبر اور خالص طور پر اس کے آگے جھکنے کی وجہ سے ضرور ہماری مدد فرمائے گا

آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت ہے جو صبر و استقامت کے نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتی ہے اور اس کے حضور جھکتے ہوئے صرف اسی کے حضور اپنے دل کی حالت پیش کرتی ہے

خلاصه خطبه جمعه سيدنا حضرت امير المؤمنين خليفة المسيح الخامس ايده الله تعالىٰ بنصره العزيز ۔ فرموده 26؍ نومبر 2010ء بمقام مسجد بيت الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں میں نے صبر کے عظیم خلق کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم، آپؐ کا اسوہ حسنہ اور صحابہؓ کی چند مثالیں نمونے کے طور پر پیش کی تھیں۔ یہ اعلیٰ خلق جس کے اپنانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماننے والوں کو تلقین فرمائی اور سب سے بڑھ کر اپنا اُسوہ پیش کیا، یہ اس لئے تھا کہ اللہ کے حکم واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھاتے ہوئے اور دعاؤں سے وہی لوگ چاہ سکتے ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر کامل ایمان و توکل ہو، اس یقین پر قائم ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے صبر اور خالص طور پر اس کے آگے جھکنے کی وجہ سے ضرور ہماری مدد فرمائے گا۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون اس بات کا ایمان و ادراک رکھ سکتا ہے اور پھر آپ کی قوت قدسی سے صحابہ کو یہ ادراک و ایمان حاصل ہوا۔ پس انہوں نے یہ نظارے اپنے اس عمل کی وجہ سے دیکھے کہ اللہ کی مدد کس طرح ان کے شامل حال رہی۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق سے بڑھ کر اس بات کا کون فہم و ادراک رکھ سکتا ہے کہ استعینوا بالصبر والصلوٰۃ کی روح کیا ہے اور یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اصحاب میں پیدا کرنے کی کوشش فرمائی اور پیدا کی۔ مختلف ارشادات اور تحریرات کے ذریعہ اپنی جماعت کی تربیت کیلئے ان کو اس خُلق پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

فرمایا: آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت ہے جو اس تربیت کی وجہ سے صبر و استقامت کے نمونے دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتی ہے اور اس کے حضور جھکتے ہوئے صرف اسی کے حضور اپنے دل کی حالت پیش کرتی ہے اور یہ سب عملی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کر کے دکھایا اور اسی تربیت کا اثر اب تک جماعت میں چلتا آرہا ہے کہ جماعت اس اسوہ اور اہم خلق کو قائم رکھے ہوئے ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے دعوے کے بعد ہر قسم کی سختیوں سے گذرنا پڑا لیکن آپ نے ہمیشہ حوصلے اور صبر کا مظاہرہ کیا۔ نہ صرف خود کیا بلکہ اپنے اصحاب کو بھی یہی کہا کہ اگر میرے ساتھ منسلک ہوئے ہو تو پھر وہ نمونے قائم کرنے ہوں گے جس کا اسوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا تھا اور جس پر چلتے ہوئے صحابہ نے اپنی زندگیاں گذارنے کی کوشش کی تھی۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے صبر سے متعلق بعض واقعات پیش کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی مختلف وقتوں میں براہ راست الہامًا اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی کہ صبر اور اعلیٰ اخلاق کا دامن ہمیشہ پکڑے رہنا اور چاہے جو بھی حالات ہو جائیں اور دشمن چاہے جیسی بھی ذلیل اور گھٹیا حرکتیں کرے نقصان پہنچانے کے جتنے بھی حیلے اور وسیلے تلاش کئے جائیں اور عملاً نقصان پہنچائے، تمہارا صبر کا دامن کبھی نہیں چھوٹنا چاہئے۔ دعاؤں کے ذریعہ اللہ کی مدد مانگتے جاؤ اور اللہ کی مدد کے انتظار میں رہو۔ اللہ کے بندوں پر اللہ کی طرف سے ابتلا اور آزمائشیں آتی ہیں لیکن اللہ کے بندے ان کو اللہ کی خاطر برداشت کرتے ہیں چنانچہ براہین احمدیہ میں آپ نے اس بارے میں اپنے ایک الہام کا ذکر فرمایا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں الفتنة ههنا فاصبر كما صبر اولوا العزم الا انها فتنة من الله ليحب حبا جماحب من الله العزيز الاكرم عطاءً اغير مجذوذ یعنی اس جگہ فتنہ ہے پس صبر کر جیسے اولوالعزم لوگوں نے صبر کیا۔ خبردار ہو یہ فتنہ خدا کی طرف سے ہے تا وہ ایسی محبت کرے جو کامل محبت ہے، اس خدا کی محبت جو نہایت عزت والا اور نہایت بزرگ ہے وہ بخشش جس کا کبھی انقطاع نہیں ہوتا۔

فرمایا: جس صبر کی تلقین اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے پہلے فرمائی تھی، اس کا اظہار اور عمل آپ کے آخری لمحے تک جاری رہا۔ حضور انور نے اس کی بعض مثالیں پیش فرمائیں۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ 1898 میں مولوی محمد حسین صاحب نے اپنا ایک گالیوں سے بھرا ہوا رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف بھیجا۔ میں نے الحکم میں اس کیفیت کو درج کر دیا۔ کہتے ہیں آج قریباً ۳۰ سال ہوئے جب اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صبر حوصلہ ضبط نفس اور توجہ الی اللہ پر غور کرتے ہوئے پڑھتا ہوں تو میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل جاتے ہیں۔ آپ نے اس کے جواب میں جو بے تحاشہ گالیوں سے بھرا ہوا تھا، پورے صبر حوصلہ اور تحمل کا اظہار کیا۔ آپ کے سکون خاطر اور کوہ وقاری کو کوئی چیز جنبش نہ دے سکتی تھی۔ بڑی پرسکون و باوقار آپ کی طبیعت تھی اور یہ اس امر کا ثبوت تھا کہ آپ کی وحی جو ان الفاظ میں نازل ہوئی تھی کہ فاصبر كما صبر اولوا العزم من الرسل فی الحقیقت خدا کی طرف سے تھی اور اسی خدا نے خارق عادت حوصلہ اور صبر آپ کو عطا فرمایا تھا جو اولوالعزم رسولوں کو دیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قبل از وقت آپ کو متعدد فتنوں کی اطلاع دی تھی اور وہ فتنے اپنے وقت پر پوری شدت سے ظاہر ہوئے مگر کسی موقع پر آپ کے پائے ثبات کو جنبش نہ ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ نے اور بھی ایمان افروز و بصیرت افروز واقعات اس سلسلہ میں پیش فرمائے اور فرمایا آج جماعت احمدیہ تمام مخالفتوں میں سے صبر اور دعا کے ساتھ گزرتی ہوئی اللہ کے فضل سے ۱۹۸ ممالک میں پہنچ چکی ہے اور روز بروز ترقی کر رہی ہے اور دنیا کے ہر خطّہ میں جماعت احمدیہ کو دیکھ رہے ہیں اور اس ترقی نے دشمن کو بوکھلا دیا ہے اور مخالفتیں بڑھ رہی ہیں اور جماعت کے خلاف منصوبہ بندیاں ہو رہی ہیں۔ یہ صرف اس لئے ہیں کہ ان کو جماعت پھیلتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ پس وہ تخم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بویا تھا وہ اب پھل پھول رہا ہے۔ ہاں قانون قدرت ہے کہ پھولنے پھلنے والے درختوں میں بھی بعض دفعہ اکا دکا خشک ٹہنیاں نظر آنے لگ جاتی ہیں تو درخت کا مالک ایسی ٹہنیوں کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے اور اس سے درخت کو پھل پھول لانے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لگایا ہوا یہ سرسبز درخت دعا اور صبر کے پانی سے سینچا جا رہا ہے اور پھلتا پھولتا رہے گا اور جو شاخ بھی اس پانی سے فیض حاصل نہیں کرے گی۔ اس کی حالت سوکھی ٹہنی کی طرح ہوگی اور وہ کاٹ دی جائے گی۔ پس ان حالات میں جبکہ مخالفت میں تیزی آئی ہے، ہر احمدی صبر اور دعا سے اللہ تعالیٰ سے پہلے سے بڑھ کر مدد مانگے اور اس سرسبز درخت کا حصہ بنا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

مضامین نگار حضرات متوجہ ہوں

مضامین نگار حضرات اپنے مضامین، آراء اور دیگر کالمز، مستند حوالہ جات کے ساتھ صاف ستھرے اور صفحہ کی ایک جانب لکھ کر بھجوایا کریں۔ اگر مسودہ میں آیات اور حدیث درج ہوں تو مکمل اعراب کے ساتھ ارسال کریں۔ جزاکم اللہ۔ (ادارہ)

اخبار بدر کے مضامین اور کالموں کے متعلق اپنی آراء اور مفید مشورہ جات ضرور ارسال کریں
نیز قارئین کرام badrqadian@rediffmail.com پر بھی
feedback ارسال کر سکتے ہیں۔

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

فریضہ زکوٰۃ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳؍جنوری ۲۰۰۶ء میں فرماتے ہیں:

’’ پھر زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں بعض سوال ہوتے ہیں۔ یہ بنیادی حکم ہے جن پر زکوٰۃ واجب ہے ان کو ضرور ادا کرنی چاہیئے اور اسمیں بھی کافی گُنجائش ہے۔ بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اس پہ بھی زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں۔ ان پر زکوٰۃ دینی چاہیئے جو کم از کم شرح ہے اس کے مطابق ان زیورات پہ زکوٰۃ ہونی چاہیئے۔ پھر بعض زمینداروں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، ان کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنی چاہیئے۔ تو یہ ایک بنیادی حکم ہے۔ اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔‘‘

تمام صاحب نصاب افراد جماعت وخواتین سے درخواست ہے وہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اسکی توفیق دے اور اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

تعمیر مساجد فنڈ

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تعمیر مساجد کی ایک مد قائم ہے بعض جماعتیں مقامی طور پر خوشی سے تعمیر مسجد کے کاموں کیلئے مالی قربانی کرتی ہیں۔ بعض جماعتیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں وہ اپنی جماعت میں تعمیر کیلئے سارے اخراجات کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتیں۔ ایسی جماعتوں کو صدر انجمن احمدیہ حسب گنجائش بجٹ اپنی مختص رقم میں سے حسب ضرورت رقم دیتی ہے۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے گھر میں کوئی خوشی ہوئی نوکری میسر آئے نوکری میں ترقی حاصل ہو نیا مکان بنانے کی توفیق ملے تو اس موقعہ پر تعمیر مسجد کی مد میں حسب توفیق چندہ کی ادائیگی کرنی چاہئے نیز غیر حیثیت افراد کو اس میں نمایاں حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ چندہ دہندگان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

ہفت روزہ بدر

اب جماعتی Website

www.alislam.org/badr

پر بھی دستیاب ہے۔ قارئین استفادہ کر سکتے ہیں۔ (ادارہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مستقل نشریات

MTA INTERNATIONAL

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پروگرام

نام پروگرام	دن		وقت
خطبہ جمعہ Live	جمعہ	شام	5-30
Repeat	جمعہ	رات	9-45
Repeat	ہفتہ	صبح	8-45
Repeat	ہفتہ	شام	3.20
Repeat	اتوار	صبح	8-45
Repeat	اتوار	شام	7-35
Repeat	جمعرات	صبح	9-15
Repeat	جمعرات	شام	6-00
گلشن وقفِ نو	جمعہ	دوپہر	1-00
	ہفتہ	رات	8-25
	اتوار	دوپہر	12-00
	سوموار	دوپہر	01-00
	منگل	دوپہر	01-00

ایم ٹی اے کی Live نشریات

راہ ہُدیٰ Repeate'	ہفتہ	صبح	9-55
Live	ہفتہ	رات	9-50
Repeate	منگل	رات	10-00
Faith Matters	اتوار	صبح	10-25
	اتوار	دوپہر	01-25
	اتوار	رات	10-00
	بدھ	رات	10-15
	جمعرات	دوپہر	01-35
انتخابِ سخن Live	ہفتہ	شام	6-15

آؤ قرآن مجید سیکھیں

یسرنا القرآن کلاس	اتوار	صبح	07-10
	اتوار	شام	05-40
	سوموار	صبح	06-15

نوٹ: ان پروگراموں میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی ہو سکتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے پروگرام

لقاء مع العرب	جمعہ	صبح	7-00
ترجمۃ القرآن	جمعہ	صبح	9-45
سوال وجواب (اردو)	جمعہ	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	ہفتہ	صبح	7.05
سوال وجواب (اردو)	ہفتہ	دوپہر	2-00
لقاء مع العرب	اتوار	صبح	7-40
سوال وجواب (انگریزی)	سوموار	صبح	10-25
لقاء مع العرب	منگل	صبح	6-55
سوال وجواب (فرنچ)	منگل	صبح	9-00
سوال وجواب	منگل	دوپہر	2-30
لقاء مع العرب	بُدھ	صبح	6-50
سوال وجواب	بدھ	صبح	9-15
سوال وجواب	بدھ	دوپہر	2-15
خطبہ جمعہ	بدھ	شام	6-15
لقاء مع العرب	جمعرات	صبح	6-10
خطبہ جمعہ	جمعرات	صبح	9-55
سوال وجواب (انگلش)	جمعرات	دوپہر	2-40
ترجمۃ القرآن	جمعرات	رات	7-35

خبروں کے پروگرام

خبرنامہ اردو	روزانہ	صبح	5-35
	روزانہ	صبح	8-35
	روزانہ	رات	9-30
عالمگیر جماعتی خبریں	روزانہ	صبح	6-15
	روزانہ	دوپہر	12-00
	روزانہ	شام	5-30
انگریزی خبریں	روزانہ	رات	11-30
سائنس اور میڈیکل کی خبریں	جمعہ	صبح	06-30
" "	منگل	صبح	06-30
" "	منگل	رات	06-20

خریداران بدر اپنے بقایہ جات کی جلد ادائیگی کردیں۔ جزاکم اللہ

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

’’اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں‘‘

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 Thursday 9 December 2010 Issue No. 49

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

دنیا بھر کے تمام احمدی اپنے مظلوم بھائیوں کیلئے کم از کم دو نفل روزانہ ادا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات و تکالیف دور فرمائے اور ان کو اپنی حصار عافیت میں لے لے۔

ایسے مخالف حالات میں ہمارے لئے ایک ہی حل ہے کہ ہم یارِ نہاں میں ڈوب جائیں اور دعاؤں پر زور دیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری فتح کا ہتھیار دُعائیں ہیں۔ جب ہماری دُعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود ہلاک ہو جائیں گے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 3 / دسمبر 2010ء بمقام مسجد الفتوح لندن۔

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دُشمن جب اپنی دُشمنی کی انتہا کو پہنچتا ہے اور اللہ والوں کو ختم کرنے کیلئے ہر قسم کے حیلے، حربے استعمال میں لاتا ہے اور مختلف طریقوں سے نقصان کیلئے منصوبہ بندیاں کرتا ہے، جان اور مال کو نقصان پہنچانے کیلئے جو بھی بن پڑتا ہے، کرتا ہے حتیٰ کہ ہر عمر اور ہر طبقے کے افراد کو ذہنی اذیتیں پہنچانے کیلئے اور ان کا ذہنی سکون برباد کرنے کیلئے گھٹیا ترین اور انسانیت سے گرے ہوئے کام کرتا ہے تاکہ ان اللہ والوں کو اللہ کی رضا کے حصول سے دور ہٹانے کی کوششیں کرے تو اس وقت صبر و استقامت دکھانے والے مومنین اللہ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہیں۔ دُشمن کی اس دشمنی اور اس کے نتیجہ میں مومنین کی کیفیت کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں یوں کھینچا ہے:

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

فرمایا: یہ وہ جذبہ ہے مظلوم و معصوم مومنین کا اور ان کا ردّ عمل، اور آج یہ کیفیت اس روئے زمین پر سوائے احمدیوں کے کہیں نظر نہیں آتی۔ اس شعر میں جہاں دشمنی کی انتہائی حالت کا ذکر ہے تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والوں اور اس کے حضور جھکنے والوں کا ذکر ہے جو دشمن پر یہ واضح کرتے ہیں کہ تم چاہے جتنی تکلیفیں ہمیں دو، ہم ہرگز تمہاری بات مان کر تمہارے پیچھے چلنے والے نہیں، تمہارے پاؤں پڑنے والے نہیں۔ ہم تو اس عظیم نبی کے ماننے والے ہیں جس نے خود بھی صبر اور عالی ہمتی کا نمونہ دکھایا اور اپنے صحابہ میں بھی وہ جذبہ پیدا کیا۔ پس جب ہمیں حکم ہے کہ ان کے نمونہ کو پکڑو تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ ہم مخالفینِ احمدیت کے پیچھے چل پڑیں۔ ہمیں ہمارے ایمان سے ہٹانے کی ہر کوشش ان پر الٹ جائے گی۔ ان کی خواہشات کبھی پوری نہیں ہوں گی۔ اسلئے کہ ہم نے اپنے سچے وعدوں والے خدا کو پہچان لیا ہے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ساتھ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادتوں کو پورے ہوتے دیکھ لیا ہے۔ پھر ہم ان ڈرانے والوں اور ان کے ظلموں کی وجہ سے اپنے خدا کو کس طرح چھوڑ دیں، جس نے جماعت کو ہر آزمائش میں اور ہر ابتلاء سے دلوں کی تسکین پیدا کرتے ہوئے گذارا ہے۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام صادق پر ایمان و یقین میں مزید پختہ کیا ہے۔ پس یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے خدا کو چھوڑ کر ان جیسوں کو خدا بنا لیں اور اپنے ایمانوں کو ضائع کر لیں اور خدا کے پیار سے محروم ہو جائیں۔ اگر یہ ان لوگوں کی سوچ ہے تو شاید ہی ان جیسا روئے زمین پر کوئی پاگل ہو۔ یہ تکلیفیں تو ہمیں خدا کے قریب تر کر دینے والی ہیں ہم تو اس ایمان کا عرفان رکھنے والوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاس اِنَّ النَّاس قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔

(سورہ ال عمران: ۱۷۴)

یعنی وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

فرمایا: پس دشمن کا ایک ہونا اور جتھے کی شکل میں منصوبے بنا کر حملے کرنا ہمیں ایمان میں بڑھاتا ہے۔ اس بات سے تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوتے دیکھتے ہیں کہ سچے مسیح و مہدی کے مقابلہ پر تمام فرقے اکٹھے ہو جائیں گے اور اس وقت اللہ ہی ہمارا کارساز ہوگا اور ایسے موقع کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر کرنے والوں کیلئے خوشخبری ہو اور فرمایا اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ (البقرہ: ۱۵۸) یعنی یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

فرمایا: جب انسان اپنے پیارے خدا کی طرف جھکتا ہے تو وہ دوڑ کر آتا ہے اور اپنے بندوں کو اپنے حصارِ عافیت میں لے لیتا ہے اور دشمنوں سے خود بدلے لیتا ہے اور اپنے بندوں کو انعامات سے نوازتا ہے۔

فرمایا: پس میں ان تمام احمدیوں سے کہتا ہوں جو آج کل مختلف قسم کی تکالیف کے دور سے گذر رہے ہیں اور مجھے دعاؤں کیلئے لکھتے ہیں، وہ بھی اپنی دعاؤں میں مزید توجہ پیدا کریں اور جو براہِ راست مصائب میں مبتلا نہیں وہ اپنے ان بھائیوں کی مشکلات دور ہونے کیلئے دعائیں کریں۔ ہمدردی کے جذبے سے کی گئی دعائیں ہی ہیں جو آپ کو بچائیں گی اور حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے مومن بھائی کے درد کو اپنے درد کی طرح محسوس کرتا ہے۔ پس میں دنیا بھر کے تمام احمدیوں سے کہتا ہوں کہ اپنے مظلوم بھائیوں کیلئے کم از کم دو نفل روزانہ ادا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات و تکالیف کو دور فرمائے اور ان کو اپنے حصار عافیت میں لے لے۔

فرمایا: اب یہ زیادتیاں اور ظلم صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ بعض اور ممالک بھی اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ عرب ممالک بھی جو اپنی دشمنی میں انصاف کے تقاضوں کو بھی بھول گئے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا (سورۃ مائدہ: ۹) کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔

فرمایا: پس یہ لوگ پڑھے لکھے جاہل ہیں جو جاہل ملّاؤں کے پیچھے چل کر اسلام کے نام پر ناانصافیاں کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ہمارے لئے ایک ہی حل ہے کہ ہم یارِ نہاں میں ڈوب جائیں اور دعاؤں پر زور دیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری فتح کا ہتھیار دُعائیں ہیں جب ہماری دعائیں ایک نقطہ پر پہنچ جائیں گی تو جھوٹے خود بخود ہلاک ہو جائیں گے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات پیش فرمائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

119 واں جلسہ سالانہ قادیان 2010

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۹ واں جلسہ سالانہ قادیان، قادیان دارالامان میں انشاء اللہ تعالیٰ۔ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز اتوار۔ سوموار۔ منگل منعقد کیا جا رہا ہے۔ (انشاء اللہ تعالیٰ) احباب کرام ابھی سے اس للٰہی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے کی تیاری شروع کر دیں۔ خود بھی شامل ہوں اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)